﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيهِ مَنْ يَّشَآء ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحمُوداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ھفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۷/اپریل ۲۰۰۰ء شمارہ ۱۴

۲/محرم ۱۴۲۰ ہجری ☆ ۷/شہادت ۱۳۷۹ ہجری شمسی

عزت تقویٰ سے ھے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب نمبر ۱)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

مسیح موعودؑ کے دو زرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اترنے سے مراد

(احادیث نبوی میں مذکور مسیح موعودؑ کی خاص علامتوں کی پرمعارف تشریح)

"یاد رہے کہ مسیح موعود کی خاص علامتوں میں سے یہ لکھا ہے کہ (۱) وہ دو زرد چادروں کے ساتھ اترے گا۔ (۲) اور نیز یہ کہ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا۔ (۳) اور نیز یہ کہ کافر اس کے دم سے مریں گے۔ (۴) اور نیز یہ کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی دے گا کہ گویا غسل کر کے حمام میں سے نکلا ہے اور پانی کے قطرے اس کے سر پر سے موتیوں کے دانوں کی طرح ٹپکتے نظر آئیں گے۔ (۵) اور نیز یہ کہ وہ دجال کے مقابل پر خانہ کعبہ کا طواف کرے گا۔ (۶) اور نیز یہ کہ وہ صلیب توڑے گا۔ (۷) اور نیز یہ کہ وہ خنزیر کو قتل کرے گا۔ (۸) اور نیز یہ کہ وہ بیوی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔ (۹) اور نیز یہ کہ وہی ہے جو دجال کا قاتل ہوگا۔ (۱۰) اور نیز یہ کہ مسیح موعود قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ فوت ہوگا اور آنحضرت ﷺ کی قبر میں داخل کیا جائے گا۔ وَ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔

پس دو زرد چادروں کی نسبت ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ دو بیماریاں ہیں جو بطور علامت کے مسیح موعود کے جسم کو ان کا روز اوّل سے لاحق ہونا مقدر کیا گیا تھا۔ تا اس کی غیر معمولی صحت بھی ایک نشان ہو۔ اور دو فرشتوں سے مراد اس کے لئے دو قسم کے غیبی سہارے ہیں جن پر ان کی اتمام حجت موقوف ہے۔ (۱) ایک وہبی علم متعلق عقل اور نقل کے ساتھ اتمام حجت جو بغیر کسب واکتساب کے اس کو عطا کیا جائے گا۔ (۲) دوسری اتمام حجت نشانوں کے ساتھ جو بغیر انسانی دخل کے خدا کی طرف سے نازل ہونگے۔ اور دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس کا اترنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس کی ترقی کے لئے غیب سے سامان میسر ہونگے اور ان کے سہارے سے کام چلے گا۔ اور میں اس سے پہلے ایک خواب بیان کر چکا ہوں کہ میں نے دیکھا کہ ایک تلوار میرے ہاتھ میں دی گئی ہے جس کا قبضہ تو میرے ہاتھ میں ہے اور نوک اس کی آسمان میں ہے اور میں دونوں طرف اس کو چلاتا ہوں اور ہر ایک طرف چلانے سے صدہا انسان قتل ہوتے جاتے ہیں۔ جس کی تعبیر خواب ہی میں ایک بندہ صالح نے یہ بیان کی کہ یہ اتمام حجت کی تلوار ہے اور دہنی طرف سے مراد وہ اتمام حجت ہے جو بذریعہ نشانوں کے ہوگا اور بائیں طرف سے وہ اتمام حجت مراد ہے جو بذریعہ عقل اور نقل کے ہوگا اور یہ دونوں طور کا اتمام حجت بغیر انسانی کسب اور کوشش کے ظہور میں آئے گا۔

اور کافروں کو اپنے دم سے مارنا اس سے یہ مطلب ہے کہ مسیح موعود کے نفس سے یعنی اس کی توجہ سے کافر ہلاک ہونگے۔ اور مسیح موعود کا ایسا دکھائی دینا کہ گویا وہ حمام سے غسل کر کے نکلا ہے اور موتیوں کے دانوں کی طرح آبِ غسل کے قطرے اس کے سر پر سے ٹپکتے ہیں۔ اس کشف کے معنے یہ ہیں کہ مسیح موعود اپنی بار بار کی توبہ اور تضرع سے اپنے اس تعلق کو جو اس کو خدا کے ساتھ ہے تازہ کرتا رہے گا گویا وہ ہر وقت غسل کرتا ہے اور اس پاک غسل کے پاک قطرے موتیوں کی طرح اس کے سر پر سے ٹپکتے ہیں۔ یہ نہیں کہ انسانی سرشت کے برخلاف اس میں کوئی خارق عادت امر ہے۔ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔ کیا لوگوں نے اس سے پہلے خارق عادت امر کا عیسیٰ بن مریم میں نتیجہ نہیں دیکھ لیا جس نے کروڑہا انسانوں کو جہنم کی آگ کا ایندھن بنا دیا۔ تو کیا اب بھی یہ شوق باقی ہے کہ انسانی عادت کے برخلاف عیسیٰ آسمان سے اترے فرشتے بھی ساتھ ہوں اور اپنے منہ کی پھونک سے لوگوں کو ہلاک کرے اور موتیوں کی طرح قطرے اس کے بدن سے ٹپکتے ہوں۔ غرض مسیح موعود کے بدن سے موتیوں کی طرح قطرے ٹپکنے کے معنے جو میں نے لکھے ہیں وہ صحیح ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے کڑے دیکھے تو کیا اس سے کڑے ہی مراد تھے؟ ایسا ہی آنحضرت ﷺ نے گائیاں ذبح ہوتے دیکھیں تو اس سے گائیاں ہی مراد تھیں؟ ہرگز نہیں، بلکہ ان کے اور معانی تھے۔ پس اسی طرح مسیح موعود کو آنحضرت ﷺ کا اس رنگ میں دیکھنا کہ گویا وہ غسل کر کے آتا ہے اور غسل کے قطرے موتیوں کی طرح اس کے سر پر سے ٹپکتے ہیں اس کے یہی معنے ہیں کہ وہ بہت توبہ کرنے والا اور رجوع کرنے والا ہوگا اور ہمیشہ اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے تازہ بتازہ رہے گا گویا وہ ہر وقت غسل کرتا ہے اور پاک رجوع کے پاک قطرے موتیوں کے دانوں کی طرح اس کے سر پر سے ٹپکتے ہیں۔ ایک دوسری حدیث میں بھی خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کو غسل سے مشابہت دی ہے جیسا کہ نماز کی خوبیوں میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کے گھر کے دروازے کے آگے نہر ہو اور وہ پانچ وقت اس نہر میں غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر میل رہ سکتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ نہیں۔ تب آپؐ نے فرمایا کہ اسی طرح جو شخص پانچ وقت نماز پڑھتا ہے (جو جامع توبہ اور استغفار اور دعا اور تضرع اور نیاز اور تحمید اور تسبیح ہے) اس کے نفس پر بھی گناہوں کی میل نہیں رہ سکتی گویا وہ پانچ وقت غسل کرتا ہے۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود کے غسل کے بھی یہی معنے ہیں ورنہ جسمانی غسل میں کونسی کوئی خاص خوبی ہے۔ اس طرح تو ہندو بھی ہر روز غسل کرتے ہیں اور غسل کے قطرے بھی ٹپکتے ہیں۔ افسوس کہ جسمانی خیال کے آدمی ہر ایک روحانی امر کو جسمانی امور کی طرف ہی کھینچ کر لے جاتے ہیں اور یہود کی طرح اسرار اور حقائق سے ناآشنا ہیں"۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۱۔۳۲۲۔ مطبوعہ لندن)

میں امید رکھتا ہوں کہ سب دنیا میں جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خطبہ الہامیہ کی برکت سے جو ان دنوں میں نازل ہوئی تھی آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے گی

سو سال قبل ۱۱/اپریل ۱۹۰۰ء کو ظاہر ہونے والے خطبہ الہامیہ کے عظیم الشان علمی معجزہ اور نہایت مبارک نشان کی دلچسپ اور ایمان افروز تفصیلات کا تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۴/مارچ ۲۰۰۰ء)

لندن (۲۴/مارچ): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیت ۱۶۰ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اس آیت کی تلاوت میں نے اس لئے کی ہے کہ آج کل جماعت احمدیہ عالمگیر میں کثرت سے مجالس شوریٰ منعقد کی جاتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ادارہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب دنیا میں مستحکم ہو چکا ہے۔ یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت تھی کہ آپ مشورہ کیا کرتے تھے حالانکہ اگر انسانوں میں سے کسی کو سب سے کم کسی مشورہ کی ضرورت ہے تو وہ آنحضرت ﷺ کی ذات تھی کیونکہ خدا آپ کا نگہبان تھا اور آپ کی ہدایت فرمایا کرتا تھا۔ اس کے باوجود مشورہ کرنا آپ کی سنت تھی جسے کبھی بھی آپؐ نے ترک نہیں فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اس کو باقاعدہ انسٹی ٹیوشن بنا کر جماعت احمدیہ میں رائج کیا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ کے حوالہ سے بتایا کہ فیصلہ تو نے کرنا ہے مشورہ جو بھی ہو آخری فیصلہ تیرا ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپؐ نے تمام صحابہ کے مشورہ کو نظر انداز کر کے جو فیصلہ فرمایا اس میں اللہ پر توکل فرمایا اور صلح حدیبیہ سے ہی آئندہ فتوحات کی بنیاد ڈالی گئی۔ حضور نے فرمایا کہ شوریٰ میں کثرت رائے

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

وقت تھا وقت مسیحا

انیسویں صدی عیسوی کے آخر اور بیسویں صدی کے آغاز پر عیسائی دنیا مسیح کی آمد ثانی کی شدت سے منتظر تھی کیونکہ نوشتوں کے مطابق اس کے ظہور کی تمام علامتیں ظاہر ہو چکی تھیں۔ مگر افسوس کہ جس طرح یہود نامسعود مسیح ناصریؑ کو اس کی آمد اول کے مطابق پہچان نہ سکے اور اپنے خود ساختہ تصورات کے مطابق اس کے ظہور کو نہ پا کر اس کا انکار کر دیا ایسا ہی مسیح کی آمد ثانی کے وقت عیسائیوں نے اس کی پہچان میں غلطی کھائی اور انجام کار مایوس ہو کر اس کی آمد ثانی سے متعلق پیشگوئیوں کی رکیک تاویلات شروع کر دیں۔ اس موضوع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں سے ایک فیصلہ کن تحریر ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام انجیل میں اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ میری آمد ثانی بروزی رنگ میں ہو گی، نہ حقیقی رنگ میں۔ اور وہ اقرار یہ ہے:۔ (۱۰) اور اس کے شاگردوں نے اس سے پوچھا پھر فقیہ کیوں کہتے ہیں کہ پہلے الیاس کا آنا ضروری ہے (یعنی مسیح کے آنے سے پہلے الیاس کا آنا کتابوں کے رُو سے ضروری ہے)۔ (۱۱) یسوع نے انہیں جواب دیا کہ الیاس البتہ پہلے آوے گا اور سب چیزوں کا بندوبست کرے گا۔ (۱۲) پر میں تم سے کہتا ہوں کہ الیاس تو آ چکا لیکن انہوں نے اس کو نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا۔ اسی طرح ابن آدم بھی اُن سے (آمد ثانی کے وقت میں) دُکھ اٹھائے گا۔ دیکھو انجیل متی باب ۱۷ آیت ۱۰، ۱۱، ۱۲۔ ان آیات میں مسیح نے صاف لفظوں میں فرما دیا کہ اس کا دوبارہ آنا بھی الیاس کے رنگ میں ہو گا۔ چونکہ مسیح اس سے پہلے کئی دفعہ اپنی آمد ثانی کا حواریوں کے سامنے ذکر کر چکا تھا جیسا کہ اسی انجیل متی سے ظاہر ہے۔ اس لئے اس نے چاہا کہ الیاس کی آمد ثانی کی بحث میں اپنی آمد ثانی کی حقیقت بھی ظاہر کر دے۔ سو اس نے بتلا دیا کہ میری آمد ثانی بھی الیاس کی آمد ثانی کی مانند ہو گی یعنی محض بروزی طور پر ہو گی۔ اب کس قدر ظلم ہے کہ مسیح تو اپنی آمد ثانی کو بروزی طور پر بتلاتا ہے اور صاف کہتا ہے کہ میں نہیں آؤں گا بلکہ میرے خلق اور خو پر کوئی اور آئے گا اور ہمارے مولوی اور بعض عیسائی یہ خیال کر رہے ہیں کہ سچ مچ خود ہی وہ دوبارہ دنیا میں آ جائے گا.........۔ سو مسیح عیسیٰ بن مریم کی نسبت رجعت کا جو عقیدہ ہے اس عقیدہ کے موافق عیسیٰ مسیح کی آمد ثانی کا یہی زمانہ ہے۔ سو وہ آمد ثانی بروزی طور پر ظہور میں آ گئی۔

(۲) دوسری دلیل جو میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت ہے وہ یہ ہے کہ نہ فقط قرآن شریف ہی مسیح موعود کے ظہور کا یہ زمانہ ٹھہراتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی پہلی کتابیں بھی مسیح موعود کے ظہور کا یہی زمانہ مقرر کرتی ہیں۔ چنانچہ دانی ایل کی کتاب میں صاف اس بات کی تصریح ہے کہ اسی زمانہ میں مسیح موعود ظاہر ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ نصاریٰ کے کل فرقے جو دنیا میں موجود ہیں انہی دنوں میں مسیح کے ظہور کا وقت بتلاتے ہیں اور اس کے نزول کی انتظار کر رہے ہیں۔ بلکہ بعض کے نزدیک اس تاریخ پر جب مسیح دوبارہ آنا چاہئے تھا دس سال کے قریب اور بعض کے نزدیک بیس سال کے قریب زیادہ گزر بھی گئے اس لئے وہ لوگ پیشگوئی کے غلط نکلنے کی وجہ سے بڑی حیرت میں پڑے۔ آخر انہوں نے اپنی کم فہمی کی وجہ سے اس طرف تو نظر نہیں کی کہ مسیح موعود پیدا ہو گیا جس کو انہوں نے نہیں پہچانا لیکن تاویل کے طور پر یہ بات بنا لی کہ جو کام سرگرمی سے اب ان دنوں میں کلیسیا کر رہی ہے یعنی تثلیث کی طرف دعوت اور کفارہ مسیح کی اشاعت یہی مسیح کی روحانی طور پر آمد ثانی ہے۔ گویا مسیح نے ہی ان کے دلوں پر نازل ہو کر ان کو یہ جوش دیا کہ اُس کی خدائی کے مسئلہ کو دنیا میں پھیلا دیں۔ اگر تم یورپ کا سیر کرو تو اس خیال کے ہزارہا آدمی اُن میں پاؤ گے جنہوں نے زمانہ نزول مسیح کو گزرتا ہوا دیکھ کر یہ اعتقاد دلوں میں گھڑ لیا ہے.........۔

اور پھر ہم اصل ذکر کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ چونکہ عیسائیوں اور یہودیوں کی کتابوں میں بکثرت یہ اشارات پائے جاتے ہیں کہ اسی ہجرت کی چودھویں صدی میں مسیح موعود کا ظہور ہو گا۔ اسی لئے بہتوں نے عیسائیوں میں سے حال کے زمانہ میں اس بات پر زور دیا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے یہی دن ہیں۔ چنانچہ اخبار فری تھنکر لنڈن ۷/اکتوبر ۱۹۰۰ء میں یہ خبر لکھی ہے کہ عام انتخاب ممبران پارلیمنٹ کے وقت ایک سینٹ سے جو مقام اسلنگٹن کا باشندہ تھا جب رائے لینے والے نے دریافت کیا تو اس نے انتخاب کے بارے میں کچھ رائے نہ دی اور اپنی رائے نہ دینے کی سنجیدگی سے یہ وجہ بیان کی کہ اس سال کے ختم ہونے سے پہلے قیامت کا دن یعنی مسیح کی دوبارہ آمد کا دن آنے والا ہے اس لئے یہ تمام باتیں بے سود ہیں"۔ ایسا ہی کتاب ہز گلوریس اپیئرنگ مطبوعہ لنڈن ساری کتاب اور رسالہ کرائسٹس سیکنڈ کمنگ مطبوعہ لنڈن صفحہ نمبر ۱۵ اور رسالہ دی کمنگ آف دی لارڈ مطبوعہ لنڈن صفحہ نمبر ۱ میں مسیح موعود کی آمد ثانی کی نسبت یہ عبارتیں ہیں:

اب عنقریب دنیا میں ایک نہایت عظیم الشان واقعہ ہونے والا ہے۔ چاروں طرف سے اس کے واسطے نشان جمع ہو رہے ہیں۔ ایسے نشان کہ زمانہ نے اس قسم کے پہلے کبھی نہیں دیکھے نہ دنیا کی تواریخ میں اس کی مثال ملتی ہے اور نہ کلیسیا کی تواریخ میں۔ اس واقعہ عظیمہ کے وقوع پر دنیا اور مذہب ہر دو میں ایک تغیر عظیم پیدا ہو گا۔ وہ واقعہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے دوبارہ آنے کا ہے۔ قوت اور جلال کا آنا۔

We stand on the eve of one of the greatest eves to the World has ever witnessed.Signs are multiplying on every side of us compared with which there has been no parallel, either in the history of the church or the World. One of the greatest changes to both hangs upon this great event. It is the coming of the Lord Jesus Christ the second tour in power and glory.

کیا کوئی عقل والا اس بات میں شک کر سکتا ہے کہ یہ نشانات بلاریب یقیناً اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ اب انجام آیا کھڑا ہے۔

Can anyone reasonably doubt that these signs are not a sure and certain warning that the end draweth on space.

نشانات پورے ہو گئے ہیں۔ وہ پشت آ گئی ہے۔ مسیح کا آنا بہت ہی قریب ہے۔ کیسا ہی شان و شوکت اور جلال کا وقت آتا ہے

The signs are fulfilled ,that generation has come. Christ's coming is at hand glorious anticipation! glorious future!

کسی قدر یہ خیال بھی بعض لوگوں کے درمیان پھیلا ہوا ہے کہ جو لوگ مسیح کے جلد آنے کی تعلیم دیتے ہیں وہ لوگوں کو ڈراتے ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو خود بڑا استاد یسوع مسیح اس تعلیم کے دینے میں سب سے اول نمبر پر ہے اور ہم اس بات کو اوپر ثابت کر چکے ہیں۔

The impression prevails to some extent that he who teaches that Christ is soon coming is acting the role of alarmist.

If so, we have seen that the great Teacher has placed himself at the head of the class.

ان عبارات مذکورہ بالا سے ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ عیسائیوں کو حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کا اس زمانہ میں کس قدر انتظار ہے۔ اور وہ اقرار کرتے ہیں کہ یہ وقت وہی وقت ہے جس میں حضرت مسیح کو آسمان پر سے نازل ہونا چاہئے مگر ساتھ اس کے ان میں سے اکثر کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ وہ درحقیقت فوت ہو گئے ہیں، آسمان پر نہیں گئے۔ اس لئے جو لوگ ان میں سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ آسمان پر نہیں گئے اور نیز انجیل کے رُو سے یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ اسی زمانہ میں مسیح کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی الیاس نبی کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی کے مطابق ظہور میں آئے گی اور ان میں سے بعض کا یہ قول بھی ہے کہ آج کل عیسائی کلیسیا جو کام کر رہی ہے یہی مسیح کی آمد ثانی ہے۔ یہ تاویل آسمانی کتابوں کے موافق نہیں ہے اور نہ کسی نبی نے کبھی ایسی تاویل کی ہے۔ تعجب کہ جس حالت میں وہ اپنی انجیلوں کے مقامات کو پڑھتے ہیں کہ ایلیا نبی کا دوبارہ آنا اس طرح ہوا تھا کہ یوحنا نبی ان کے رنگ اور خو پر آ گیا تھا تو کیوں وہ مسیح کے دوبارہ آنے کی تاویل کرنے کے وقت کلیسیا کی سرگرمی کو مسیح کی آمد کا قائم مقام سمجھ لیتے ہیں۔ کیا مسیح نے ایلیا نبی کے دوبارہ آمد کی یہی تاویل کی ہے؟ پس جس پہلو کی تاویل حضرت مسیح کے منہ سے نکلی تھی کیوں اس کو تلاش نہیں کرتے؟ اور ناحق سرگردانی میں پڑتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب ملاکی نبی نے ایلیاہ نبی کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی کی تھی مسیح اس کی یہ تاویل بھی کر سکتا تھا کہ جس سرگرمی سے یہودیوں کے فقیہ اور فریسی کام کر رہے ہیں یہی ایلیا کا دوبارہ آنا ہے۔ اس تاویل سے یہودی بھی خوش ہو جاتے اور شاید مسیح کو قبول کر لیتے۔ لیکن انہوں نے اس تاویل کو جو کلیسیا کی تاویل سے بہت مشابہ تھی پیش نہ کیا اور یوحنا نبی کو جو خود یہودیوں کی نظر میں نعوذ باللہ کاذب اور مفتری تھا پیش کر دیا۔ جس سے یہودیوں کا اور بھی غصہ بھڑکا.........اس جگہ ہمارا صرف یہ مقصود ہے کہ مسیح کے نزدیک دوبارہ آمدن کے وہی معنے ہیں جو مسیح نے خود بیان کر دئے گویا یہ ایک تنقیح طلب مسئلہ تھا جو مسیح کی عدالت سے فیصلہ پا گیا اور مسیح نے انجیل متی باب ۱۷ آیت ۱۰، ۱۱، ۱۲ میں خود اپنی آمد ثانی کو ایلیا نبی کی آمد ثانی سے مشابہت دے دی اور ایلیا نبی کی آمد ثانی کی نسبت صرف یہ فرمایا کہ یوحنا کو ہی ایلیا سمجھ لو۔ گویا ایک بڑا اعجوبہ جو یہودیوں کی نظر میں تھا کہ اس عجیب طرح پر ایلیا آسمان سے اترے گا اس کو اپنے دو لفظوں سے خاک میں ملا دیا"۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۶ تا ۳۳۳)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

سے جو مشورے ہوتے ہیں وہ امیر کی معرفت خلیفہ وقت کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ اسی طریق سے چمٹے رہیں اسی میں برکت ہے۔ اسی میں جماعت کی زندگی کا راز ہے خدا تعالیٰ نے یہ نظام ہمارے اندر جاری فرما کر ایک ہاتھ پر باندھ دیا ہے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے خطبہ الہامیہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اور بعض صحابہ کی روایات سے استفادہ کرتے ہوئے اس کے متعلق بعض امور بیان فرمائے۔

حضور نے فرمایا کہ عیدالاضحیٰ جو گیارہ اپریل ۱۹۰۰ء کو ہوئی اس روز عید کی نماز کے بعد حضور علیہ السلام نے نہایت فصیح و بلیغ عربی زبان میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا جو خطبہ الہامیہ کے نام سے مشہور ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ الہامیہ کے بعض اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ یہ خطبہ ایک بھاری نشان الٰہی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا ہے لوگوں میں سنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دو سو کے قریب ہو گی۔ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا۔ خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جا رہے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے نشان تھا۔ یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا۔ حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس سے پہلے میں نے کبھی عربی زبان میں کوئی تقریر نہیں کی تھی۔

حضور ایدہ اللہ نے اس خطبہ سے متعلق مختلف صحابہ کی روایات بھی پڑھ کر سنائیں۔ ان میں ذکر ہے کہ حضور علیہ السلام نے پہلے عید کا خطبہ اردو میں پڑھا اور پھر عربی میں۔ حضور کے ارشاد پر حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کاغذ اور قلم دوات لے کر آپ کے بائیں طرف کچھ فاصلہ پر بیٹھ گئے اور وہ ساتھ ساتھ خطبہ لکھتے جاتے تھے۔ تقریر کے دوران میں حضور علیہ السلام نے ایک موقعہ پر حضرت مولوی صاحبان کو فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں ممکن ہے بعد میں میں خود بھی نہ بتا سکوں۔ خطبہ الہامیہ کا فارسی اور اردو ترجمہ بھی حضور نے خود کیا۔ بعض صحابہ نے اس خطبہ کو حفظ بھی کیا۔

جب حضرت اقدس خطبہ پڑھ کر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اس کا ترجمہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ ابھی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ترجمہ سنا رہے تھے کہ حضرت اقدس فرط جوش سے سجدہ شکر میں جا پڑے۔ حضور کے ساتھ تمام حاضرین نے بھی سجدہ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت اقدس نے فرمایا ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ "مبارک" یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے بعض حصوں کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ عین موقعہ پر اس میں ہمارے لئے بہت بڑا پیغام ہے کہ تمام دنیا مین اپنی قربانیوں کے ثمر بھی کھاؤ اور قربانیاں بھی پیش کرتے چلے جاؤ۔ حضور نے فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ سب دنیا میں جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خطبہ الہامیہ کی برکت سے جو ان دنوں میں نازل ہوئی تھی آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے گی۔ نفس کو قربان کرو تو پھر خدا کا قرب نصیب ہو گا۔ اگر نفس قربان نہ کیا جائے تو جانوروں کی قربانی کوئی بھی اہمیت نہیں رکھتی۔

مسیح کی آمد ثانی

(رقم فرمودہ: حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

قسط نمبر ۲

مسیح کی آمد ثانی سے متعلق انجیلی پیشگوئیوں پر ایک نظر

اب ہم مسیح یا یسوع کے دوبارہ آنے کی طرف توجہ کرتے ہیں جیسا کہ عیسائیوں کا خیال ہے۔ عیسائی صحیفوں میں جو پیشگوئی کی گئی ہے وہ بالکل اس طرح کی ہے جس کا ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں۔ متی کہتا ہے کہ جیسا کہ بجلی مشرق میں کوندتی اور مغرب میں چمکتی ہے ایسا ہی ابن آدم کا آنا ہے۔......ان دنوں کی تکالیف کے بعد جلد سورج اندھیرا ہو گا اور چاند اپنی روشنی چھوڑ دے گا۔ اور ستارے آسمان سے گر پڑیں گے۔ اور آسمان کی طاقتیں ہل جائیں گی۔ اور تب ابن آدم کی نشانی آسمان میں نمودار ہو گی تب زمین کی تمام قومیں گریہ وزاری کریں گی اور وہ ابن آدم کو آسمان کے بادلوں میں طاقت اور جلال کے ساتھ آتے ہوئے دیکھیں گی۔ اور وہ اپنے فرشتوں کو ایک بڑی تُرہی دے کر بھیجے گا جو کہ چاروں طرف سے برگزیدوں کو جمع کریں گے۔ آسمان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک۔ (متی ۲۴: ۲۷ تا ۳۱)

اس پیشگوئی کا جو یسوع کی آمد ثانی کے متعلق ہے ان پیشگوئیوں کے ساتھ مقابلہ کرو جو مسیح اول کے متعلق اسرائیلی انبیاء نے کی تھیں اور بنی اسرائیل کی کتب میں موجود تھیں۔

"دیکھو میں اپنا رسول بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہ تیار کرے گا اور وہ خداوند جس کی تلاش میں تم ہو اچانک اپنی ہیکل میں نمودار ہو گا ...... کیونکہ دیکھو وہ دن آتا ہے جو بھٹے کی طرح تپایا جائے گا۔ تب سارے مغرور اور ہر ایک جو بدکاری کرتا ہے کھونٹی کی مانند ہونگے......اور تم شریروں کو پائمال کرو گے کیونکہ جس دن کہ میں یہ ٹھہراؤں وے تمہارے پاؤں تلے کی راکھ ہونگے۔ رب الافواج فرماتا ہے...... دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا"۔ (ملاکی ۳،۴)

"دیکھو میں ایسا کروں گا کہ یروشلم آس پاس کی ساری قوموں کے لئے تھرتھراہٹ کا پیالہ ہو گی .... اس دن خداوند فرماتا ہے میں ہر ایک گھوڑے کو ایسا ماروں گا کہ سب حیران رہ جاویں اور اس کے سوار کو دیوانہ کردوں گا.......... تب خداوند خروج کرے گا اور ان قوموں کے ساتھ جس طرح سابق میں جنگ کے دن لڑا تھا لڑائی کرے گا اور اس کے پاؤں اس دن زیتون کے پہاڑ پر جو یروشلم کے سامنے پورب پر ہے جمع رہیں گے اور زیتون کا پہاڑ بیچوں بیچ پچھم کی طرف اور پورب کی طرف ایسا پھٹ جائے گا کہ اس میں نہایت بڑی وادی ہو جائے گی کیونکہ آدھا پہاڑ اتر کی طرف سرک جائے گا اور آدھا اس کا دکن کی طرف...... اور خداوند میرا خدا آوے گا اور سارے قدسی تیرے ساتھ اور اسی دن ایسا ہو گا کہ نفیس اجرام فلک کی روشن نہ ہو گی .... اور اسی دن یوں ہو گا کہ جیسا پانی یروشلم میں سے جاری ہو گا اور اس کا آدھا پوربی سمندر کی طرف اور اس کا آدھا پچھمی سمندر کی طرف .... اور خداوند تمام زمین پر بادشاہ ہو گا .... اور ساری غیر قوموں کا حال جو آس پاس ہیں کیا سونا کیا روپا کیا لباس بڑی کثرت سے فراہم کیا جائے گا"۔ (زکریاہ باب ۱۲، ۱۴)

ایسی ہی اور پیشگوئیاں زمانہ مسیح میں خوارق و عجائبات کا وعدہ کرتی ہوئی یہود کی کتب مقدسہ میں بکثرت پائی جاتی ہیں اور یسوع کی آمد کے وقت ان میں سے ایک خارق عادت امر بھی ظاہر نہ ہوا تھا اور یہود کی کوئی امید بھی پوری نہ ہونے پائی تھی۔ تاہم ان خوارق میں اور مسیح کی آمد ثانی کے نشانات کے درمیان کوئی حد فاصل کھینچی نہیں جا سکتی۔ کوئی سمجھدار آدمی ایسی بیہودگی حضرت عیسیٰ جیسے نبی کی طرف منسوب نہیں کر سکتا کہ وہ آپ تو یہودیوں کو موجودہ عجائبات کے دکھلانے سے انکار کرتا رہا اور ان کو کہا کہ ان کے معانی مجاز لینے چاہئیں اور خود حواریوں کو یہ وعدہ دیا کہ آمد ثانی کا مسیح ایسے خوارق اور معجزات اپنے لفظی معنوں میں پورا کرے گا۔ اگر یسوع نے ایسا کیا اور کہا تو اس نے نہ صرف دو متضاد باتوں کو پیش کیا بلکہ ارادتاً مخلوق کو دھوکہ دینے کی کوشش کی۔ جب کہ کوئی شخص کسی خاص خوارق یا عجائبات کے متعلق اپنی یہ رائے ایک دفعہ ظاہر کر دے کہ ان سے مراد صرف روحانی امور ہیں اور یہ مجاز اور استعارہ کے طور پر سمجھنے چاہئیں۔ تو جب کبھی وہ اس قسم کے معجزات اور خوارق کا ذکر پھر اپنے متعلق کرے تو اس سے بھی مجاز و استعارہ ہی مراد لینی چاہئے۔ اگر یہودی حضرت عیسیٰ کا انکار کرنے میں سچے نہ تھے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آمد ثانی کے متعلق جو خوارق بیان کئے گئے ہیں ان کو مجاز کے رنگ میں لینا چاہئے۔ اور اگر یہودی اپنے انکار میں سچے تھے تو نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ کاذب تھے۔ اگر ہم خود پیشگوئیوں کا پورا ہونا بجائے مجاز کے لفظی معنوں میں چاہتے ہیں اور بجائے روحانی طرز کے جسمانی طرز کی خواہش رکھتے ہیں تو پھر بیچارے یہودیوں کا کیا قصور تھا۔ بے شک یہودیوں کا راہ تاریک تھا مگر یہود کے واقعہ نے ہمارے راہ کو تو بالکل روشن کر دیا ہے۔ روحانی معنی کی تفہیم ان کے لئے ایسی صاف نہ تھی جیسے کہ ہمارے لئے ہے۔ ان کے پاس اس مشکل کے حل کرنے کے لئے کوئی راہ نما نہ تھا پر ہمارے پاس ایک مثال موجود ہے۔

اس وقت آمد ثانی کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے مسیح کو صرف انسان سمجھ کر جیسا کہ پہلے سے ان کے لئے یہودیوں میں امید اور نبوت چلی آتی تھی اور جیسا کہ وہ در حقیقت ان کے درمیان نمودار ہوا تھا ہر ایک عیسائی اس امر کے ماننے پر مجبور ہو گا کہ آمد ثانی اس طرز پر ہونی چاہئے جس طرز پر کہ الیاس کی آمد ثانی ہوئی تھی اور اس کے متعلق خوارق اور عجائبات کو انہیں روحانی معنوں میں لینا چاہئے جن معنوں میں کہ الیاس کی آمد ثانی کے وقت ایسے الفاظ کو لیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے یہ صفائی سے ظاہر کر دیا ہے کہ کسی شخص کی آمد ثانی کس طرح ہوا کرتی ہے۔

اگر جسمانی آمد ثانی شریعت الٰہی کے مطابق جائز تھی تو یہود کو یہ حق حاصل تھا کہ الیاس کی جسمانی واپسی کے طلبگار ہوتے اور جب تک یہ بات پوری نہ ہوئی مسیحیت کے ہر ایک مدعی کو مفتری قرار دینے کے لئے ان کو پورا حق حاصل تھا۔ لیکن اگر یہود کو برا کہا جاوے تو ساتھ ہی اس عقیدہ کو بھی برا کہنا پڑتا ہے کہ کوئی شخص دوبارہ جسمانی طور پر نازل ہو گا اور اس کی آمد کے وقت جن عجائبات کا انتظار ہے ان کو روحانی سمجھنا چاہئے کیونکہ یسوع نے دنیا میں آ کر خود اس بات کو ثابت اور تسلیم کر دیا ہوا ہے۔ اگر پہلا مسیح باوجود سینکڑوں نشانات کے وعدہ کے بغیر ایک معجزہ کے بھی ظاہر ہو گیا تھا تو کیا وجہ ہے کہ دوسرا مسیح معمولی قدرتی طور پر دنیا میں داخل نہ ہو جائے اور کیا وجہ ہے کہ ہم بے فائدہ بادلوں کی طرف دیکھتے رہیں اور اپنے آپ کو داناؤں کی نظروں میں بیوقوف بنائیں اور توہمات میں گرفتار رہیں۔ ہمیں چاہئے کہ راہ راست کی طرف توجہ کریں تا کہ ہم روشنی میں چلیں اور سچے مسیح کو ہم دیکھ سکیں۔

اگر یہ کہا جائے کہ یہود کے دل بدی کی طرف پھرے ہوئے تھے اور ان کی تنگ رسومات انہیں آسمانی نشانات پہچاننے نہیں دیتی تھیں تو یہی اعتراض موجودہ حالت پر بھی وارد ہو سکتا ہے۔ عیسائیوں کی کتب سے ہم اس امر کے لئے کافی شہادت پیدا کر سکتے ہیں کہ آج کل کے گرجے ویسی ہی تنگ اور خشک رسومات سے بھرے پڑے ہیں جیسے کہ آمد یسوع کے وقت ہیکل کا حال تھا۔ لیکن ہم اس جگہ چند ایک بائبل کی شہادات پر قناعت کرتے ہیں۔

"تو یہ جان رکھ کہ آخری دنوں میں برے اوقات آویں گے کیونکہ آدمی خود غرض، زر دوست، لاف زن، گھمنڈی، کفر کرنے والے، ماں باپ کے فرمانبردار، ناشکر، ناپاک، بے درد، کینہ ور، تہمتی، بدپرہیز، بے رحم، نیکی کے دشمن، دغا باز، بے لحاظ، پھولنے والے، خدا کے چاہنے کی بہ نسبت عشرت کے زیادہ چاہنے والے"۔ (۲ تمطاؤس باب ۳ آیت ۱ تا ۴)

"جب ابن آدم آوے گا تو کیا وہ زمین میں ایمانداری پائے گا"۔ (لوقا باب ۱۸ آیت ۸)

"وہ نیکی کی ظاہری شکل رکھتے ہونگے مگر در اصل نیکی ان میں نہ پائی جاتی ہو گی"۔

کیا یہ حالت یہودیوں سے بھی بدتر حالت نہیں ہے؟ کیا وہ لوگ جو ایمان سے خالی ہیں اور زمین پر جھکے ہوئے ہیں اس لائق ہیں کہ آسمانی باتوں کو سمجھ سکیں اور ان کے درست معانی کو فہم میں لا سکیں؟ کیا یہود نے جان بوجھ کر اس برکت کے لینے سے انکار کیا تھا جس کے لئے وہ اپنی مدت سے مضطرب ہو رہے تھے؟ کوئی عقلمند انسان اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ وہ اس وقت بڑی مشکلات سے گھرے ہوئے تھے اور الٰہی مدد کی ضرورت کو بہت محسوس کر رہے تھے۔ وہ اپنے نجات دہندہ کے استقبال کے واسطے بالکل تیار تھے اور اضطراب سے اس کی آمد کا انتظار کر رہے تھے وہ خدا کی برگزیدہ قوم تھی مسیح کے قبول کرنے پر ان کو بڑے بڑے برکات کا وعدہ تھا بلکہ تمام مصائب کے درمیان آمد مسیح کا خیال ہی ان کے لئے بڑی تشفیوں کا موجب تھا۔ کیسا پسندیدہ خیال اور کتنی اعلیٰ خوشی ان کے سامنے تھی کہ یروشلم دنیا کا مرکز بنے گا۔ اور وہ تمام قوموں پر بالاتر ہوں گے اور امن و سلامتی ان کو ہمیشہ کے لئے عطا کی جائے گی۔ کیا یہ لوگ اس برکت کا ارادۃً انکار کر سکتے تھے۔ ایسا کہنا یہود پر سخت ظلم ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ پیشگوئی کی سچی تفہیم میں ان کو بڑی غلطی لگی تھی۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ اس غلطی میں پڑنے کے لئے وہ کسی قدر معذور تھے تب بھی موجودہ نسل کے واسطے ویسی ہی غلطی میں پڑنے کے لئے کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ خدا کی ایک برگزیدہ قوم جن کو تمام برکات کے وعدے دئے گئے تھے جبکہ وہ اس غلطی میں پڑے تو پھر ہمیں تو اس امر میں بہت ہی محتاط ہونا چاہئے۔ ہم پیشگوئیوں کا پورا ہونا اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ وقت بھی یہ ہے۔

پس مناسب نہیں کہ پیشگوئی کے ظاہری الفاظ ہمارے لئے ایک رکاوٹ بنیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہم سے پہلے ایک قوم محض الفاظ کی پیروی کرنے کے سبب اپنے آپ کو تباہی میں ڈال چکی ہے۔ اسی یسوع کی جسمانی اور ظاہری آمد کا انتظار کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ یہود نے اسی الیاس کی جسمانی اور ظاہری آمد کا انتظار کیا تھا۔ پس اس قوم کے قدم بہ قدم چلنا مناسب نہیں جس کو یسوع نے اس واسطے برا کہا کہ وہ پیشگوئی کے ظاہر الفاظ کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔

چند اور باتیں بھی ایسی ہیں کہ ان پر غور کرنے سے یہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے یعنی دوسرا مسیح اگرچہ روحانی طور پر پہلے مسیح کے ساتھ ایک ہو گا تاہم جسمانی طور پر یہ وہی شخص نہیں ہے جو کہ پہلے زمین پر کچھ عرصہ رہ کر وفات پا گیا تھا۔ انجیلوں سے یہ ثابت ہے کہ یسوع اپنی آمد کو چور کے ساتھ مشابہت دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی آمد کسی قدر دھندلے پن میں رہے گی۔ اگر مذکورہ بالا پیشگوئی کو لفظاً لیا جائے تو پھر کسی دھندلا پن کا اس میں امکان نہیں۔ ایسے شخص کو جو فرشتوں کے ساتھ آسمان سے نازل ہو اور بزرگوں کی فوج پیچھے سے اس کے استقبال کے لئے نصف آسمان تک اوپر

چڑھے ہم ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ اس کا آنا چور کی طرح ہے۔ چور سب کی نظروں سے غائب رہتا ہے سوائے شاید پہرے والے کی نظر کے جو کہ برابر جاگتا رہتا ہے درحالیکہ دوسرے سب سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ سونے والوں کو چور کی خبر نہیں ہو سکتی اور نہ وہ پہچان سکتے ہیں۔ چور علاوہ اس کے کہ تاریکی میں آتا ہے ساتھ ہی بھیس بھی بدل کر نمودار ہوتا ہے۔ ایسا ہی یسوع کو آنا چاہئے۔ جو اس کے نزول کے لئے بادلوں کی طرف دیکھ رہے ہیں وہ سب سوئے ہوئے ہیں اور پہرے والے تھوڑے ہی ہیں جو پیشگوئی کے اصل مفہوم کو سمجھتے ہیں۔ علاوہ ازیں روحانی طور پر تو یہ وہی آدمی ہے جیسا کہ یوحنا روحانی طور پر الیاس ہی تھا لیکن وہ ایک اور انسان کی شکل میں بھیس بدل کر آیا ہے اور اسی واسطے اس کی آمد کو چور کا سا آنا کہا جاتا ہے۔

ایک اور آیت جو کہ اس موقع پر قابل غور ہے وہ لوقا ۱۷:۲۶ ہے۔ "جیسا کہ نوح کے زمانہ میں تھا ایسا ہی ابن آدم کے زمانہ میں بھی ہوگا"۔ نوح کے زمانہ میں یہی ہوا تھا کہ حضرت نوح نے خدا کے رسول ہونے کا دعویٰ کیا اور لوگوں کو وعظ کیا مگر کسی نے اس کی بات نہ سنی۔ تب خدا نے اس شریر نسل کو سزا دی اور ان پر تباہی ڈالی۔ ایسا ہی ابن آدم کے زمانہ میں بھی واقع ہونا چاہئے۔ غور کرنا چاہئے کہ یہ واقعہ اس کی آمد پر نہیں بلکہ اسکے زمانہ میں واقع ہونے والا ہے۔

وہ آئے گا پر لوگ اسے نہیں پہچانیں گے۔ وہ وعظ کرے گا پر کوئی اس کی بات نہ سنے گا بلکہ اس کو دکھ دیا جائے گا اور بالآخر خدا کا غضب اس شریر قوم پر بھڑکے گا۔ جیسا کہ الفاظ "نوح کے دنوں" سے یہ مراد نہیں ہے کہ حضرت نوح کی بعثت کے دن بلکہ وہ دن جب حضرت نوح لوگوں میں وعظ کر چکے اور انہوں نے ان کی بات نہ مانی اور ان پر خدا کا عذاب نازل ہوا، ایسا ہی ابن آدم کے دنوں سے بھی مراد ابن آدم کے آنے کا دن نہیں ہے بلکہ وہ دن جب کہ ابن آدم لوگوں کو تبلیغ کرے اور وہ بالآخر اس کی نہ مانیں اور ان پر عذاب الٰہی نازل ہو۔ ایسا ہی پھر اس آیت میں آگے لکھا ہے کہ "وے کھاتے اور پیتے اور بیاہ کرتے اور بیاہتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ دن......... الخ"۔ باوجود حضرت نوح کے وعظ کے ایسا ہو رہا تھا۔ حضرت نوح کے وعظ کی کوئی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ آخری دنوں میں جب کہ مسیح وعظ کرے گا اس وقت بھی ایسا واقع ہوگا۔

"اس رات آدمی بسترے پر ہونگے ایک اٹھایا جائے گا اور دوسرا چھوڑا جائے گا۔ دو عورتیں اکٹھی چکی پیستی ہونگی۔ ایک لی جائے گی اور دوسری چھوڑ دی جائے گی۔ دو آدمی کھیت میں ہونگے، ایک لیا جائے گا اور دوسرا چھوڑ دیا جائے گا"۔ (لوقا باب ۱۷)

اس سب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کا غضب لوگوں پر مسیح کی بات نہ سننے کے سبب طاعون کی شکل میں نازل ہوگا۔ خدا کسی قوم پر عذاب نازل نہیں کرتا جب تک کہ اپنے کسی رسول کے ذریعہ سے ان کو وعظ نہ کر لے اور ظاہر نشانات ان کو دکھا نہ لے۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا کے غضب کی مار کسی قوم پر پڑے پیشتر اس کے کہ ان کو اپنی اصلاح کا کوئی موقعہ دیا گیا ہو۔ جب سے دنیا شروع ہوئی ہے الٰہی قانون میں کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔

ایک اور شہادت متی باب ۱۷ آیت ۱۲ سے ملتی ہے۔ "لیکن میں تمہیں کہتا ہوں کہ الیاس تو آ چکا لیکن انہوں نے اس کو نہ پہچانا بلکہ جو کچھ چاہا اسکے ساتھ کیا۔ ایسا ہی ابن آدم ان سے دکھ اٹھائے گا"۔

یہاں یسوع آمد الیاس کی طرف اشارہ کرتا ہے اور ہم سب جانتے ہیں کہ یہ الیاس کی آمد ثانی تھی جب وہ یوحنا میں نمودار ہوا۔ لیکن اگرچہ الیاس پیشگوئی کے مطابق دوبارہ آیا تھا تاہم یہودیوں نے اس کو نہ پہچانا اور اس واسطے اس کو تکلیف دی۔ ایسا ہی یسوع بھی دکھ اٹھائے گا۔ یہاں ظاہر ہے کہ یسوع اپنی دوسری آمد میں دکھ اٹھانے کی طرف اشارہ کر رہا ہے کیونکہ الیاس جس کے ساتھ وہ اپنی مشابہت دے رہا ہے اس وقت اپنی دوبارہ آمد میں تھا۔ جیسا کہ الیاس کو اس کی دوسری آمد میں لوگوں نے نہ پہچانا اگرچہ یسوع کے کلام کے مطابق اس کی یہ آمد درست تھی ایسا ہی یسوع نے بھی دوسری آمد میں تکلیف اٹھانی تھی جبکہ وہ الیاس کی مانند نہ اپنے پہلے جسم میں بلکہ کسی اور جسم میں نمودار ہو۔

(بشکریہ: ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

☆......☆......☆......☆

بعض عیسائی مغالطے

اخبار "ایگزیمنر" بمبئی کے پرچہ اگست ۱۹۰۶ء میں ایڈیٹر صاحب نے ایک مسلمان نامہ نگار کی مراسلت پر حاشیہ افزائی میں قلم فرسائی کرتے ہوئے مسیح کی آمد ثانی کے متعلق بعض عجیب خیالات ظاہر کئے ہیں۔ میں نے ان کے حواشی کا بنظر غور مطالعہ کیا ہے۔ انہیں پڑھ کر مجھے سخت مایوسی ہوئی کیونکہ بجائے اس کے کہ کسی حق جو کو ان سے کچھ ہدایت اور فائدہ متصور ہو الٹے وہ اس کو ایک گورکھ دھندے میں ڈال کر اس کے دماغ کو چکرا دینے کا موجب ہیں۔ ان حواشی کو پڑھنے سے انسان جن نتائج پر پہنچ سکتا ہے ان کو میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

اول...... بقول اس کے زلزلوں، وباؤں، قحطوں اور جنگوں کے متعلق یسوع کی پیشگوئیاں مبہم اور مشتبہ المعانی ہیں۔ پھر یسوع کے دوبارہ نزول کے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے وہ کہتا ہے کہ:

"بہر حال یہ بھی مبہم آثار ہیں۔ کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا کہ جس میں ایسے حوادث واقع نہ ہوئے ہوں......... کوئی صدی ایسی نہیں کہ جس میں مذہبی لوگوں میں یہ اعتقاد کامل طور پر راسخ نہ ہوا ہو کہ مسیح کے آنے کے سارے نشانات پورے ہو چکے ہیں یا ہو رہے ہیں"۔

دوم...... یہ کہ جس قسم کے معجزات سچے نبی کے ہاتھ سے ظاہر ہوتے ہیں وہ جھوٹے نبی بھی دکھا سکتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص سچی پیشگوئیاں کرے اور پھر بھی وہ جھوٹا نبی ہی ہو۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے کہ "اگر ہم مان بھی لیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے بعض ایسی پیشگوئیاں کی ہیں جو اپنے وقوع میں سچی اور کامیاب نکلیں۔ تو اس سے تو خداوند یسوع مسیح کی بات پوری ہوتی ہے کہ جھوٹے نبی اٹھیں گے اور بڑے نشان اور عجوبے دکھائیں گے جن سے خدا کے برگزیدے بھی دھوکہ کھا جائیں گے۔ علاوہ بریں ہوا، زمین اور سمندر کے نشان ایسے مبہم ہوتے ہیں کہ ان سے کچھ بھی ہدایت نہیں مل سکتی۔ پیشگوئیاں اعتراضوں سے خالی نہیں ہو سکتیں کیونکہ ان دنوں بہتیرے جھوٹے نبی بھی ہونگے اور سچے نبی بھی ہونگے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ صرف اس نبی کو ہی جھوٹا سمجھا جائے جس نے ایسی پیشگوئیاں کی ہوں جو پوری نہ ہوں۔

سوم...... یہ کہ یسوع کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی کی تعبیر لفظی ہی کرنی چاہئے اور ایلیا کے دوبارہ آنیکی پیشگوئی پر یسوع کی آمد ثانی کی پیشگوئی کا قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ وہ صرف آدمی تھا اور یسوع خدا، عادل اور شفیع تھا۔

یہ وہ تین نتیجے ہیں جو "اگزیمنر" کا مطالعہ کرنے سے سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ اب میں آگے چل کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کروں گا کہ کس طرح ان سے ایک طالب حق بجائے راہ ہدایت پانے کے الٹا گمراہ ہوتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ یسوع نے زلزلوں اور وباؤں وغیرہ کے متعلق پیشگوئیاں کی تھیں اور جو اناجیل میں درج ہیں وہ کسی قدر مبہم ضرور ہیں۔ کیونکہ ان حوادث کی شدت اور صراحت کے مدارج واضح طور پر بیان نہیں کئے گئے۔ لیکن یہ راوی کا قصور ہے جس نے ان کو ایسے مبہم الفاظ میں بیان کیا ہے۔ اس میں یسوع کا قصور معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ انجیلوں کے لکھنے والوں کی نسبت جہاں تک معلوم ہو سکا ہے یہی ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے یسوع کے الفاظ کو امانت اور احتیاط سے نقل نہیں کیا۔ یہ ظاہر ہے کہ یسوع نے ان واقعات کو معمولی طرز میں بیان نہیں کیا تھا۔ کیونکہ معمولی وضع میں یہ واقعات ایسے معمولی ہیں کہ جو روزمرہ واقع ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو بمنزلہ نشانات نہیں سمجھا جا سکتا۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ یہ الفاظ بطور پیشگوئی بیان ہوئے تھے تو ساتھ ہی ہم کو یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ یسوع کی مراد ان سے کوئی غیر معمولی حوادث تھے جن کو دوبارہ نزول مسیح کا نشان ٹھہرایا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ان سے مراد معمولی حوادث ہیں اور ان معمولی حوادث کے وقوع سے ہی پیشگوئی کا پورا ہونا متصور ہے تو اس سے یسوع کے ذمہ اس بات کا الزام عائد ہوتا ہے کہ اس نے ایسی باتوں کو پیشگوئیوں کے نام سے بیان کیا کہ جن کو پیشگوئیاں کہنا ہی سخت ظلم ہے۔

"اگزیمنر" کے ایڈیٹر صاحب ان پیشگوئیوں کو مبہم قرار دے کر اپنے آقا یسوع مسیح پر خود یہ الزام قائم کرتے ہیں۔ اگر عیسائی مشنریوں کی یہ خواہش ہو کہ یسوع مسیح کو اس الزام سے چھڑائیں کہ اس نے مبہم پیشگوئی کی تو انہیں چاہئے کہ اس بات کو قائم کریں کہ یہ تمام باتیں جو یسوع نے بیان کی تھیں غیر معمولی رنگ کے واقعات کے متعلق تھیں۔ اس پیشگوئی کو اس طرز پر مطالعہ کر کے ہمیں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس کو پورا ہونے کے لئے خدا نے اسی زمانہ میں مقدر کیا ہوا تھا۔ یہ پیشگوئی اس زمانہ میں بہت عجیب طریق سے پوری ہوئی۔ چنانچہ اخبار "پایونیر" کا فاضل ایڈیٹر ان حوادث کا ذکر کر کے جو سال ۱۹۰۶ء کے ابتدائی مہینوں میں واقع ہوئے تھے لکھتا ہے کہ "ایسے وحشتناک عالمگیر تہلکے کی مثال پہلی صدی مسیح سے لے کر آج تک کہیں پائی نہیں جاتی"۔ (دیکھو پایونیر ۲۳/اپریل ۱۹۰۵ء)

اس کیفیت سے صاف عیاں ہو رہا ہے کہ زلزلوں وغیرہ کے متعلق مسیح کی پیشگوئی پہلی دفعہ اس زمانہ میں واقع ہوئی۔ اور مسیح کی وفات کے بعد سے آج تک جو قریب دو ہزار سال کا زمانہ ہے اس طویل مدت میں کوئی ایسا حادثہ نہیں گزرا جو اس کا ثانی ہو سکے۔ ان زلزلوں اور مصائب کا ایک غیر معمولی اور نہایت خطرناک صورت میں آنا ہی ایسے امور ہیں جو ہمیں اس بات کے ماننے پر مجبور کرتے ہیں کہ ان حوادث سے یسوع مسیح کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور اگر یہ فوق الطاقت اور غیر معمولی انداز حوادث درمیان سے اڑا دیا جائے تو پھر یہ صرف معمولی روزمرہ کی پیش آمدہ باتیں رہ جائیں گی جن کو پیشگوئی سمجھنا نادانی ہے اور اس طرح نہ صرف یسوع کی اُس عزت میں فرق آئے گا بلکہ سارے مسیحی دین کے حامیوں اور راویوں اور مفسروں اور کتابوں کی بھی وقعت اٹھ جائے گی۔ گو اور بھی بہت ساری باتیں اس بات کے ثبوت کی مؤید ہیں لیکن واقعات عالم پر نگاہ کر کے اور تمام معتبر شہادات اور نشانات پر غور کر کے یہی بات قرار دینی پڑتی ہے کہ یسوع کی پیشگوئی کے ظہور کا یہی وقت ہے۔

ہاں البتہ یہ سوال ہو سکتا ہے کہ وہ جس کے ظہور کا زمانہ پہنچا ہوا ہے کہاں ہے، تو اس بات کا پتہ ہم دیتے ہیں کہ وہ قادیان میں نازل ہو چکے ہیں اور ان کا مبارک نام میرزا غلام احمد ہے جو تمام نشانات کے ساتھ اس منصب پر مبعوث ہوئے ہیں۔

(باقی اگلے شمارہ میں انشاءاللہ)

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

بغیر کسی کارڈ کے استعمال سے جرمنی میں
رہنے والوں کے لئے سستی ٹیلیفون کی سہولت
پاکستان: 55 فینی/30 سیکنڈ
آپ کے اپنے گھر کے فون سے۔
ہمارے پاس ٹیلی فون کارڈز بھی موجود ہیں۔
کمیشن پر دس عدد سے زیادہ منگوا سکتے ہیں
Tel: 06233 480056 Fax: 06233 480057
Mobile: 0171 9073453

خطبہ جمعہ

نوعِ انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے

یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کرسکتے تو کم از کم دعا ہی کرو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ٢٥/ فروری ٢٠٠٠ء بمطابق ٢٥/ تبلیغ ١٣٧٩ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿وَاعْبُدُوااللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ . اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾ (سورة النساء:٣٧)

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔ اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

اب یہ آیت کریمہ ایک ایسی آیت ہے جس میں احسان کی تعلیم اتنی وسیع دی گئی ہے کہ انسان اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔ دنیا میں کسی مذہب میں، کسی الہامی کتاب میں، کسی صحیفے میں کوئی ایک آیت بھی ایسی موجود نہیں ہے بلکہ ان کی ساری تعلیمات جو احسان کے متعلق ہیں ان کو بھی جمع کریں تو اس آیت میں احسان کی جو تفاصیل بیان کی گئی ہیں وہ ان آیات میں آپ کو نہیں مل سکیں گی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا جیسا دل تھا ویسی ہی آیات آپ پر نازل ہوا کرتی تھیں اور دراصل یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل ہی کا نقشہ ہے۔ اس ضمن میں کچھ احادیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں:۔

سنن نسائی کتاب الزکوٰۃ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یقیناً دنیا کا مال ہرا بھرا میٹھا ہے اور اس مسلمان کے لئے اچھا ساتھی ہے جو اس میں سے یتیم اور مسکین اور مسافر کو دیتا ہے۔ اور وہ شخص جو مالِ ناحق لیتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا جاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور یہ مال اس کے خلاف قیامت کے روز گواہ ہوگا۔

ایک دوسری حدیث جو مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ عمرو بن شعیب اپنے دادا کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ میرے پاس مال نہیں ہے مگر ایک یتیم کا کفیل ہوں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے زیر کفالت یتیم کے مال سے صرف اسی قدر کھاؤ جو نہ اسراف ہو، نہ ہی فضول خرچی ہو اور نہ ہی اس کے مال سے اپنا ذاتی مال بڑھاؤ۔ اسی طرح یہ بھی نہ ہو کہ اس کے مال سے اپنا مال بچاؤ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ٢ صفحہ ٢١٦،٢١٥۔ مطبوعہ بیروت)

اب یہ حدیث کچھ تشریح طلب ہے اس پہلو سے کہ اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور ایک یتیم کا کفیل تھا۔ ایک یتیم اس کے حصہ میں آیا ہوا تھا۔ اس یتیم کے پاس کچھ مال تھا۔ تو آنحضور ﷺ نے اسے نصیحت فرمائی کہ جب تک تم اس یتیم کی کفالت اچھے طریقے سے کرتے ہو اور اس کے مال کو تجارت وغیرہ پر لگاتے ہو۔ اس میں سے کچھ بے شک اپنے لئے بھی نکال لو مگر اسراف نہیں کرنا۔ جو غریبانہ زندگی کی بقا کے لئے ضروری ہے اسی قدر مال اس یتیم کے مال میں سے لے کر استعمال کر لیا کرو۔ فضول خرچی نہیں کرنی، اسراف نہیں کرنا اور نہ ہی اس کے مال سے اپنا ذاتی مال بڑھاؤ۔ یعنی اس کے مال کی تجارت سے اس خیال سے کہ میں کام کررہا ہوں اس کی زائد اجرت وصول کرکے اپنے پیسے نہ بناؤ۔ بعض لوگ دل کو تسلی دینے کے لئے یہ بہانہ بنا لیتے ہیں کہ ہم اس کے نگران ہیں، ہم نے اتنی اچھی تجارت کی ہے تو ہمارا حق ہے کہ اس میں سے کچھ زائد بھی لیں۔ فرمایا یہ نہیں کرنا اور اسی طرح یہ بھی نہ ہو کہ اس کے مال سے اپنا مال بچاؤ۔ اب ایک اور پہلو یہ ہے کہ خاص طور پر اس کے مال سے اپنا مال کیسے بچائے۔ مراد یہ ہے کہ بعض دفعہ خطرناک جگہوں پر جہاں امکان ہوتا ہے پیسہ ڈوب جانے کا بھی اور بہت زیادہ منافع کا بھی وہاں روپیہ لگایا جاتا ہے اور ایسے موقعہ پر اس یتیم کا پیسہ نہ جھونکو۔ اور اگر تمہارے پاس توفیق ہے اپنا مال لگانے کی تو ساتھ لگادو تاکہ پھر یہ اعتراض نہ ہوسکے کہ تم نے ایک یتیم کے مال سے کھیلا اور اپنا مال بچالیا۔ یہ طریق ہم نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں ہمیشہ دیکھا ہے کہ جب بھی وہ جماعت کے کسی کام میں Invest کیا کرتے تھے تو اپنا ذاتی Capital اس میں ضرور لگاتے تھے۔ ساری سندھ کی زمینوں میں اور دوسری جگہوں پر آپ کا یہی دستور رہا ہے اور اس وقت لوگ سمجھ نہیں سکتے تھے کہ یہ کیا قصہ ہے کہ اتنا مال کیوں لگاتے ہیں حالانکہ قرآن کریم کی بنیادی نصیحتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اگر تم کسی جگہ اچھا مال دیکھو، اب یتیم تو نہیں ہے جماعت لیکن اس کے نگران تو تھے اور جماعت کے مال سے کھیلنا اور اپنا مال بچالینا یہ جائز نہیں تھا۔ اس لئے وہیں انویسٹ (Invest) کیا اپنے مال کو جہاں جماعت کے مال کو Invest کیا اور اللہ تعالیٰ نے دونوں میں بہت برکت ڈالی اور وہی برکت تھی جو آج تک آپ کی اولاد کے بھی کام آرہی ہے۔

ایک حدیث ہے سنن ابن ماجہ کتاب الزکوٰۃ سے۔ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میرا اپنے خاوند اور زیر کفالت یتیموں پر خرچ کرنا میری طرف سے صدقہ شمار ہوگا؟ بعض امیر عورتوں کا نکاح نسبتاً غریب مردوں سے ہوجاتا ہے تو اگر ایسا ہی خاوند ہو کسی بیوی کا تو اس پر جو وہ مال خرچ کرتی ہے اس کا خاندانی معاملہ ہے اور پھر زیر کفالت یتیموں پر بھی کچھ خرچ کرتی ہے۔ تو اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ صدقہ شمار ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس خاتون کو دوہرا اجر ملے گا۔ ایک صدقہ کا اور دوسرا قرابت داری کا۔ (سنن ابن ماجه ، كتاب الزكوٰة۔ باب الصدقة على ذى قرابة)

یہ ایک روایت مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ مالک بن حارث اپنے خاندان کے ایک شخص کی روایت بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مسلمان والدین کے یتیم بچے کو اپنے کھانے پینے میں شامل کرلیتا ہے یہاں تک کہ وہ امداد کا محتاج نہ رہے تو اس کے لئے جنت یقینی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ٤ صفحہ ٣٤٤ مطبوعہ بیروت)

ایک روایت مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے جس میں حضرت ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے یتیم بچے یا بچی کے سر پر محض اللہ تعالیٰ کی خاطر دستِ شفقت پھیرا، اُس کے لئے ہر بال کے عوض جس پر اس کا مشفق ہاتھ پھرے نیکیاں شمار ہوں گی۔

اب اس کا یہ مطلب ہرگز نہ لیں ظاہری طور پر جو لیا جاسکتا ہے کہ وہ سر ننگا کرکے اس کے سارے بالوں پر آخر تک ہاتھ پھیرے تاکہ زیادہ نیکیاں شمار ہوں۔ ہرگز یہ ظاہری مطلب مراد نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھنا ہی اس کے لئے اتنی نیکیوں کا موجب بنے گا کہ

گویااس کے سارے سر پر جتنے بال ہیں اتنے بال جو گنے نہیں جاسکتے اتنی ہی اللہ کی طرف سے جزا بھی گنی نہ جاسکے گی۔ یتیموں کا اللہ تعالیٰ کو اتنا خیال ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔

پھر فرمایا: اور جس شخص نے اپنے زیرِ کفالت یتیم بچے یا بچی سے احسان کا معاملہ کیا، وہ اور مَیں جنت میں یوں ہوں گے۔ اس پر حضورؐ نے اپنی دو انگلیاں یوں آپس میں ملائیں کہ جس طرح یہ انگلیاں ملی ہوئی ہیں اس طرح میں ان کے ساتھ ہونگا۔

سنن ابن ماجہ کِتَابُ الاَدَبِ بَابُ حَقِّ الیَتِیْمِ میں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے عمدہ سلوک کیا جارہا ہو۔ اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے بدسلوکی کی جائے۔

ایک بہت ہی پیاری حدیث، ساری حدیثیں ہی پیاری ہیں لیکن اس مین ایک خاص حکمت کی بات ہے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ جو مسند احمد بن حنبل میں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اس شعر کی مثال دی جب کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوئی فیصلہ فرمارہے تھے۔ حضرت ابو بکر نہایت ہی عمدہ فیصلے فرماتے تھے اور معلوم ہوتا ہے کسی یتیم کے حق میں وہ فیصلہ تھا جس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عش عش کر اٹھیں اور ایک بہت ہی پیارا شعر پڑھا۔

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ☆ رَبِيْعُ اليَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

کہ وہ سفید نورانی چہرہ جس کا واسطہ دے کر بادل سے بارش طلب کی جاتی ہے یتیموں کے لئے موسم بہار اور بیواؤں کی عزت کا محافظ ہے۔ یہ شعر جب آپؓ نے پڑھا تو پتہ ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا فرمایا؟ کہا بخدا ان صفات کے حامل تو رسول اللہ ﷺ تھے۔ کسی کو غیر معمولی فضیلت والی حدیث ہے کہ حضرت عائشہ جس پیار سے حضرت ابو بکرؓ کو دیکھ رہی تھیں حضرت ابو بکر اسی پیار سے ہمیشہ آنحضرت ﷺ کو دیکھتے رہے۔

ایک روایت امام مالکؒ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یتیموں کے اموال کو تجارت میں لگاؤ تاکہ زکوٰۃ انہیں ختم نہ کردے۔

(موطا امام مالک۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب زکوٰۃ اموال الیتامی والتجارۃ لہم فیہا)

یتیموں کے مال میں بھی زکوٰۃ تو بہر حال ہوگی۔ اگر اچھے یتیم ہوں، کھاتے پیتے والدین کے بچے تو ان کے اموال پر زکوٰۃ تو بہر حال لگتی ہے اور لگے گی۔ تو اس لئے تجارت پر لگاؤ تاکہ یہ نہ ہو کہ زکوٰۃ لگتی رہے وہ کم ہوتے رہیں اور جب وہ بالغ ہوں تو اس وقت تک قریباً بہت گھٹ چکے ہوں۔ تو اس لئے اس نیت سے اگر تم کام کروگے تو اللہ تعالیٰ بہت برکت دے گا ان کے اموال میں بھی اور تمہارے اموال میں بھی۔ یعنی یہ جو میں نے فقرہ کہا ہے یہ اپنی طرف سے اس کا مفہوم بیان کیا ہے۔ حدیث کے اصل الفاظ میں نہیں ہے۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات انہی امور سے متعلق بیان کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

”تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرضِ مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور بنی نوع انسان اور اِخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے، جب تک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہونگے“۔ (ملفوظات جلد دوم طبع جدید صفحہ ۶۷)

پھر فرماتے ہیں:

”سورۃ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں یہ گویا خدا تعالیٰ کے اخلاق ہیں جن سے بندہ کو حصہ لینا چاہئے اور وہ یہی ہے کہ اگر ایک شخص عمدہ حالت میں ہے تو اس کو اپنی نوع کے ساتھ ہر قسم کی ممکن ہمدردی سے پیش آنا چاہئے۔ اگر دوسرا شخص جو اس کا رشتہ دار ہے یا عزیز ہے خواہ کوئی ہے اس سے بیزاری نہ ظاہر کی جاوے اور اجنبی کی طرح اس سے پیش نہ آئیں بلکہ ان حقوق کی پروا کریں جو اس کے تم پر ہیں“۔

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

'اجنبی کی طرح پیش نہ آویں' اس کا خدا سے کیا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے سارے برابر حصہ لے رہے ہیں۔ کفار بھی، مشرکین بھی، ان کا انکار کرنے والے بھی۔ دنیا کا کونسا خطہ ہے جہاں ربوبیت کے کرشمے ظاہر نہیں ہورہے جن سے سب بنی نوع انسان فائدہ اٹھارہے ہیں۔ تو فرمایا اپنے اندر ایسی ربوبیت پیدا کرو جیسی اللہ تعالیٰ کی ہے کہ اس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے خواہ وہ اپنا قریبی ہو یعنی نیک اور پیارا بندہ ہو خواہ غیر ہوں۔ ”اس کو ایک شخص کے ساتھ قرابت ہے اور اس کا کوئی حق ہے تو اس کو پورا کرنا چاہئے“۔ (ملفوظات جلد دوم طبع جدید صفحہ ۲۶۲)

بنی نوع انسان کی ہمدردی خصوصاً اپنے بھائیوں کی ہمدردی اور حمایت پر نصیحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ:

”میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں“۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب نماز پڑھا رہے ہوتے تھے تو ایک بچے کے بلکنے کی آواز سے ہی آپ کے دل پر ایسی چوٹ لگتی تھی کہ بہت جلدی نماز ختم کردیا کرتے تھے تاکہ اس بچے کی طرف اس کی ماں متوجہ ہوسکے۔

فرماتے ہیں: ”میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں۔ اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کرسکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لااُبالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جارہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے“۔ وہ پٹواری کوئی غیر تھا جو حضور کو جگہیں دکھانے اور زمین کی پیمائش وغیرہ کی غرض سے آگے آگے جارہا تھا۔ ”راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰، ۷۵ برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا“۔ یعنی پٹواری کو دیا۔ ”مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹادیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھادیا۔ اس پر اسے سخت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے محروم رہا“۔

(ملفوظات جلد چہارم طبع جدید صفحہ ۸۲، ۸۳)

پھر چشمۂ معرفت میں ہے:

”خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدین کے حق کو تاکید کے ساتھ ظاہر فرمایا ہے اور ایسا ہی اولاد کے حقوق بلکہ تمام اقارب کے حقوق ذکر فرمائے ہیں اور مساکین اور یتیموں کو بھی فراموش نہیں کیا بلکہ ان حیوانات کا حق بھی انسانی مال میں ٹھہرایا ہے جو کسی انسان کے قبضہ میں ہوں“۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۴)

پھر اسی آیت کی تشریح میں جس کی میں نے تلاوت کی تھی یعنی سورۃ النساء آیت ۳۷، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”قرآن شریف نے جس قدر والدین اور اولاد اور دیگر اقارب اور مساکین کے حقوق بیان کئے ہیں میں نہیں خیال کرتا کہ وہ حقوق کسی اور کتاب میں لکھے گئے ہوں“۔ یعنی کسی ایک کتاب کی ایک آیت نہیں بلکہ ساری کتاب میں ہی کسی میں لکھے گئے ہوں اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ آیت لکھنے کے بعد فرماتے ہیں:

”تم خدا کی پرستش کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو مت شریک ٹھیراؤ اور اپنے ماں باپ سے احسان کرو اور اُن سے بھی احسان کرو جو تمہارے قرابتی ہیں (اس فقرہ میں اولاد اور بھائی اور قریب اور دور کے تمام رشتہ دار آگئے) اور پھر فرمایا کہ یتیموں کے ساتھ بھی احسان کرو اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور جو ایسے ہمسایہ ہوں جو قرابت والے بھی ہوں اور ایسے ہمسایہ ہوں جو محض اجنبی ہوں اور ایسے رفیق بھی جو کسی کام میں شریک ہوں یا کسی سفر میں شریک ہوں یا نماز میں شریک ہوں یا علم دین حاصل کرنے میں شریک ہوں اور وہ لوگ جو مسافر ہیں اور وہ تمام جاندار جو تمہارے قبضہ میں ہیں سب کے ساتھ احسان کرو۔ خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو تکبر کرنے والا اور شیخی مارنے والا ہو جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا۔“ (چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳۔ صفحہ ۲۰۸، ۲۰۹)

ہمسائیگی کے حقوق کے متعلق عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم بڑے فخر سے پیش کرتے ہیں کہ اپنے ہمسائے کا خیال کرو۔ یہ تو ضروری ہے۔ بہت اچھی تعلیم مگر بہت وسیع تعلیم کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایسے ہمسایوں کا بھی ذکر کیا ہے جو بالکل اجنبی ہوں اور ایسے ہمسایوں کا بھی جو دور دور تک آگے چلتے ہوں۔ یہاں ہمسائیگی کے تصور میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ ہمسائیگی کے تعلق میں چالیس چالیس کوس تک کے وہ سارے آجاتے ہیں جو ہمسایہ در ہمسایہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے معاشرے میں ہر طرف نظر ڈالا کرو۔ اور وہ جن کا ہمسائیگی کا حق چالیس کوس پر جا کر بنتا ہے اگر وہ بھی ضرورتمند ہیں تو اسی ہمسائیگی کے حق والی آیت کے تابع ان کی خدمت کرو گے تو تمہیں اس کا ثواب ملے گا۔ پس قرآن کریم کی تعلیم بہت ہی زیادہ وسیع ہے جس کی کوئی مثال کسی کتاب میں پیش نہیں کی جاسکتی۔

پھر اسی آیت کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آگے گفتگو فرمارہے ہیں:

"اگر کوئی ایسا تم میں مالدار ہو جو صحیح العقل نہ ہو مثلاً یتیم یا نابالغ ہو اور اندیشہ ہو کہ وہ اپنی حماقت سے اپنے مال کو ضائع کردے گا تو تم (بطور کورٹ آف وارڈس کے) وہ تمام مال اس کا متکفل کے طور پر اپنے قبضہ میں لے لو اور وہ تمام مال جس پر سلسلہ تجارت اور معیشت کا چلتا ہے ان بیوقوفوں کے حوالہ مت کرو اور اس مال میں سے بقدر ضرورت ان کے کھانے اور پہننے کے لیے دیدیا کرو اور ان کو اچھی باتیں قول معروف کی کہتے رہو یعنی ایسی باتیں جن سے ان کی عقل اور تمیز بڑھے اور ایک طور سے ان کے مناسب حال ان کی تربیت ہو جائے اور جاہل اور ناتجربہ کار نہ رہیں"۔ تو یہاں مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کی ایک تشریح ملتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو صلاحیتیں بھی تمہیں عطا فرمائی ہیں وہ صلاحیتیں بھی ان لوگوں کے حق میں خرچ کرو۔ "اگر وہ تاجر کے بیٹے ہیں تو تجارت کے طریقے ان کو سکھلاؤ اور اگر کوئی اور پیشہ رکھتے ہوں تو اس پیشہ کے مناسب حال اُن کو پختہ کردو"۔ اب ضروری نہیں کہ وہ شخص جو متکفل ہو وہ تجارت جانتا ہو یا وہ شخص جو متکفل ہو وہ پیشوں کے کام جانتا ہو۔ ایک عام زمیندار بھی تو ہو سکتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو یا تو ایسے پیشہ ور کو ملازم رکھنا ہوگا یا ان پیشوں کی خود سوجھ بوجھ حاصل کرنی ہوگی۔ صرف اس یتیم بچے کی خاطر تاکہ اس کو بتایا جائے کہ تمہارے باپ کا کیا پیشہ تھا اور تمہیں کس طرح اس میں مہارت حاصل کرنی چاہئے۔ "غرض ساتھ ساتھ ان کو تعلیم دیتے جاؤ۔ اور اپنی تعلیم کا وقتاً فوقتاً امتحان بھی کرتے جاؤ کہ جو کچھ تم نے سکھلایا انہوں نے سمجھا بھی ہے یا نہیں۔ پھر جب نکاح کے لائق ہو جائیں یعنی عمر قریباً اٹھارہ برس تک پہنچ جائے اور تم دیکھو کہ ان میں اپنے مال کے انتظام کی عقل پیدا ہو گئی ہے تو ان کا مال ان کے حوالہ کرو۔ اور فضول خرچی کے طور پر ان کا مال خرچ نہ کرو اور نہ اس خوف سے جلدی کر کے کہ اگر یہ بڑے ہو جائیں گے تو اپنا مال لے لیں گے ان کے مال کا نقصان کرو۔ جو شخص دولتمند ہو اس کو نہیں چاہئے کہ ان کے مال میں سے کچھ حق الخدمت لیوے۔ لیکن ایک محتاج بطور معروف لے سکتا ہے"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۲)

پھر فرماتے ہیں:

"قرآن تمہیں انجیل کی طرح فقط یہ نہیں کہتا کہ اپنے بھائی پر بے سبب غصہ مت ہو بلکہ وہ کہتا ہے کہ نہ صرف اپنے ہی غصہ کو تھام بلکہ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ پر عمل بھی کر اور دوسروں کو بھی کہتا رہ کہ وہ ایسا کریں اور نہ صرف خود رحم کر بلکہ رحم کے لئے اپنے تمام بھائیوں کو وصیت بھی کر"۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹۔ صفحہ ۲۹)۔ وَتَوَاصَوا بِالحَقِّ وَتَوَاصَو بِالصَّبْرِ یہ اس کی تشریح ہے۔

پھر فرمایا:

"تواضع اور مسکنت عمدہ شے ہے جو شخص باوجود محتاج ہونے کے تکبر کرتا ہے، وہ کبھی مراد کو نہیں پاسکتا۔ اس کو چاہئے کہ عاجزی اختیار کرے"۔ (ملفوظات جلد پنجم، طبع جدید۔ صفحہ ۲۲۰)

یہاں ایک باریک نکتہ بیان فرمایا ہے کہ 'جو شخص باوجود محتاج ہونے کے تکبر کرتا ہے' امیر اور جس کو بہت کچھ حاصل ہو اس کے پاس تو کوئی وجہِ تکبر موجود ہے یعنی اپنی امارت کے دھوکہ میں متکبر ہو سکتا ہے لیکن بعض غریب بھی بڑے متکبر ہوتے ہیں اور ڈنڈے کے زور سے مانگنا چاہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی بیہودہ حالت ہے۔ ہم نے ایسے غرباء دیکھے ہیں جو متکبر بھی تھے اور فقیر بھی تھے۔ مانگتے تو تھے مگر اپنے تکبر کو بھی نہ جانے دیا۔ تو یہ تکبر ان کے اندر بہت ہی برا نظر آتا ہے۔ اس لئے فرمایا ایسا شخص اپنی کسی مراد کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس کو کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کو چاہئے کہ عاجزی اختیار کرے۔ اگر وہ عاجزی اختیار کرے گا تو یہ اس کی غربت اور دیگر سب مسائل کا حل ہوگا۔

پھر ملفوظات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف یہ عبارت بھی منسوب ہے کہ:

"میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں"۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہے اس لئے کہا ہے کہ ملفوظات میں کئی جگہ میں نے دیکھا ہے کہ سننے والا بعض دفعہ غلط سمجھ جاتا ہے اور اس غلط سمجھنے کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اس حصہ کو پھیرنا جائز نہیں۔ اسی لئے میں نے یہ کہا ورنہ عبارت جو ہے یہ تو ظاہر بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ ہی ہونگے یا مفہوم آپ ہی کا ہے۔

"میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہے تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبرگیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبرگیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربہ زیادہ کرلو تاکہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں، لیکن اس کی کچھ پروا نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہے بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سَو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں"۔ (ملفوظات جلد ۳ طبع جدید صفحہ ۲۱۵)

یعنی ہمسائیگی کی یہ تعلیم جو ہے میں نے چالیس کہا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمارہے ہیں کہ سَو کوس تک یہ ضرورت پھیلتی ہے اور امر واقعہ ہے کہ جماعت کی خدا تعالیٰ نے ایسی اچھی تربیت کی ہے کہ اب سَو کوس کیا ہزاروں میل کے فاصلہ پر بھی وہی حقوق ادا کر رہے ہیں جیسے ہمسائیگی کے حقوق ہوں۔ چنانچہ مختلف ممالک میں یتیم غریب، بچے، مسکین، ایسے ہیں جو دور بیٹھے احمدیوں کی قربانیوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مثلاً سیرالیون میں جو گزر رہی ہے، جو دکھ لوگ سہہ رہے ہیں ان میں ان کے دکھ دور کرنے میں انگلستان کی جماعت بھی شریک ہے اور جرمنی کی جماعت بھی اور پاکستان کی جماعتیں بھی اور مختلف ملکوں سے ایسی رقمیں آتی رہتی ہیں جو وہ کہتے ہیں کہ جہاں جس ملک میں بھی غریب لوگ ہوں، ضرورتمند ہوں ان کی ضرورت پوری کرنے کے لئے خرچ کی جائیں۔

پھر ملفوظات میں یہ عبارت بھی درج ہے:

"میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔

نفس انسان کو مجبور کرتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی امر نہ ہو اور اس طرح پر وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تخت پر بیٹھ جاوے اس لئے اس سے بچتے رہو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ بندوں سے پورا خُلق کرنا بھی ایک موت ہے۔ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی ذرا بھی کسی کو توں تاں کرے تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاوے۔ میں تو اس کو پسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی سامنے بھی گالی دے دے تو صبر کر کے خاموش ہو رہے"۔ (ملفوظات، جلد ۵، طبع جدید، صفحہ ۶۹)

پھر ملفوظات میں ہے:

"یہ دن جو ابتلا کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں۔ ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے"۔ پس جماعت کے لئے وہ دن جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کاٹے وہی دن آج بھی ہیں اور جماعت اسی طرح کمزوری کی حالت میں دوسروں کے رحم و کرم پر ہے جن کے اندر کوئی رحم نہیں ہے۔ پس آپ فرماتے ہیں: "یہ دن جو ابتلا کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں۔ ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسروں کا شکوہ کرنا، دلآزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔ اب تم میں سے ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر، غریب، بچے، جوان، بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں، کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جُدا جُدا ہوں۔ مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں"۔ (ملفوظات، جلد ۲، طبع جدید، صفحہ ۲۶۵)

پھر ملفوظات ہی سے یہ تحریر بھی لی گئی ہے:

"اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوعِ انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے اور اگر انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔

پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے کہ اگر انسان اسے چھوڑ دے اور اس سے دُور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروّت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے"۔ (ملفوظات، جلد ۴، طبع جدید، صفحہ ۲۱۶، ۲۱۷)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ یہ عبارت جو پڑھ کر سنانے لگا ہوں یہ بھی ملفوظات ہی سے لی گئی ہے:۔

"مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے۔ ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ)

یہ ہے نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا۔ اور یہ بات بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد و پیش حاضر رہتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی کے انکسار و فروتنی اور تحمل و برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمت گار سے ذرا کوئی کام بگڑا۔ مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کر دیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کر دیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہو گیا۔ بس بیچارے خدمت گاروں پر آفت آئی"۔

(ملفوظات جلد ۴، طبع جدید، صفحہ ۴۳۷، ۴۳۸)

"غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کئے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کی حقیر سمجھتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں۔ اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں"۔

(ملفوظات، جلد ۴، طبع جدید، صفحہ ۴۳۸، ۴۳۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارات مضمون کے لحاظ سے ایک ہی ہیں۔ اور ایک ہی مضمون بار بار مختلف پہلوؤں سے بیان کیا جا رہا ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ تکرار ہو رہی ہے کیونکہ بعض تکرار ایسی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ جیسے قرآن کریم میں فرمایا فَذَکِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّکْرٰی۔ نصیحت کرتا چلا جا۔ زور سے نصیحت کر کیونکہ نصیحت سے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور پہنچتا ہے۔ اس لئے آج اگر کسی کے دل کا دروازہ نہیں کھلا تو کل اس کے دل کا دروازہ کھل سکتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ نصیحت کا انداز ایسا پیارا ہے کہ اگر جماعت اسے اختیار کرے سارے اپنے بھائیوں میں اس بات کو جاری کریں اسی قسم کی نصیحت کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی بہت اعلیٰ تربیت ہو سکتی ہے۔

اب ایک اقتباس کے بعد میں چھوڑتا ہوں کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وقت کم ہو رہا ہے۔ اس لئے یہ اقتباس اب آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

"حقیقی نیکی کرنے والوں کی یہ خصلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کے لئے وہ کھانے جو آپ پسند کرتے ہیں۔ مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تم پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ یہ کام صرف اس بات کے لئے کرتے ہیں کہ خدا ہم سے راضی ہو اور اس کے منہ کے لئے خدمت کرتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارا شکر کرتے پھرو۔ یہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ ایصال خیر کی تیسری قسم جو محض ہمدردی کے جوش سے ہے وہ طریق بجا لاتے ہیں۔ سچے نیکوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ خدا کی رضاجوئی کے لئے اپنے قریبیوں کی اپنے مال سے مدد کرتے ہیں اور نیز اس مال میں سے یتیموں کے تعہد اور ان کی پرورش اور تعلیم وغیرہ پر خرچ کرتے رہتے ہیں اور ان مالوں کو غلاموں کے آزاد کرانے کے لئے اور قرض داروں کو سبکدوش کرنے کے لئے ہی دیتے ہیں اور اپنے خرچوں میں نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ تنگ دلی کی عادت رکھتے ہیں"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: یہ اقتباس چونکہ لمبا ہے اب میں اسی پر خطبہ کو ختم کر رہا ہوں اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نوٹ کر لیں جہاں یہ اقتباس ختم ہوا ہے، اس سے آگے پھر باقی حصہ بھی چلے گا انشاءاللہ۔

بقیہ: جماعت احمدیہ کی طبی خدمات

از صفحہ نمبر ۱۶

معائنہ کے بعد نظر کی عینکیں Humanity First کی طرف سے تحفہ کے طور پر پیش کی گئیں۔ بقیہ افراد کو جو کسی قسم کی بیماری میں مبتلا نہ تھے مفت معائنہ کی سہولت مہیا کی گئی۔

جب نیشنل ریڈیو سیرالیون پر اعلانات ہو رہے تھے تو عزت مآب صدر صاحب سیرالیون نے بھی اعلان سنا اور بذریعہ ٹیلی فون دریافت کیا کہ کیا آپ کے ڈاکٹر بیرون ملک سے یہاں آئے ہیں۔ میں بھی معائنہ کروانا چاہتا ہوں۔ مکرم طارق محمود جاوید صاحب، امیر جماعت سیرالیون نے ان کو بتایا کہ سیرالیون کی خدمت کے لئے ہم نے مقامی طور پر ڈاکٹر کا انتظام کیا ہے اور یہ خدمت بہم پہنچا رہے ہیں کیونکہ ملکی حالات اور سفر کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے باہر سے ڈاکٹر نہیں آ رہا۔ لیکن اگر آپ ہومیو پیتھک دوائی استعمال کرنا چاہیں تو خاکسار سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں عرض کر کے نسخہ منگوا سکتا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہاں میں ضرور استعمال کروں گا۔ اس پر فیکس کی گئی اور حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت نسخہ تجویز فرمایا۔ دوائی تیار ہونے پر مکرم امیر صاحب جماعت سیرالیون، مکرم نائب امیر صاحب، سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری اشاعت صدر مملکت سے ملنے کے لئے گئے اور حضور انور ایدہ اللہ کی تجویز کردہ دوائی پیش کی گئی۔ اس کے علاوہ مکرم امیر صاحب نے قرآن کریم انگریزی ترجمہ، قرآن کریم مینڈے ترجمہ، اسلامی اصول کی فلاسفی، مذہب کے نام پر خون، ہماری تعلیم اور دیگر لٹریچر پیش کیا جس پر صدر صاحب سیرالیون نے شکریہ ادا کیا، حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں جزاکم اللہ اور السلام علیکم لکھنے کے لئے کہا۔ اور سیرالیون کے لئے دعا کی درخواست کی تاکہ ملکی حالات جلد بہتر ہو سکیں۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے بذریعہ ٹیلی فون دوائی کے استعمال کے بارہ میں دریافت فرمایا تو عزت مآب صدر صاحب نے بتلایا کہ الحمد للہ پہلے سے بہت بہتری محسوس کرتا ہوں۔ مکرم امیر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں تحریر کیا کہ عزت مآب صدر صاحب سیرالیون جماعتی خدمات کی وجہ سے بہت خوش ہیں اور ہر جگہ جماعتی خدمات کو سراہا جا رہا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت مکرم امیر صاحب کو مزید ایک سو آپریشن کروانے کی ہدایت فرمائی۔ انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سو آپریشن کی تکمیل کے بعد (جو اپریل ۲۰۰۰ء میں ہو گی) حضور انور کی اجازت سے مزید سو آپریشنز کا سلسلہ شروع کیا جائے گا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ Humanity First کے کارکنان اور تمام مدد کنندگان کو اجر عظیم عطا کرے اور مریضوں کو کامل شفا بخشے۔ نیز سیرالیون کے مبلغین، کارکنان اور دیگر احباب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعت کے اندر جو مالی قربانی کا جذبہ ہے وہ ایک ایسا دور تھا کہ تبلیغ کی رفتار سے بہت زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہا تھا۔ اب وہ دور آ گیا ہے کہ تبلیغ کی رفتار اس کو چیلنج کر رہی ہے اور اس سے آگے بڑھ کر وہ بہت تیز قدموں کے ساتھ اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلا رہی ہے اور پھر ان کے توازن کا دور آئے گا تو پھر وہ آپ کے جو چندے ہیں ان میں عظیم انقلاب برپا ہو جائے گا۔

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ثبوت میں

عمر دگنی کئے جانے کا
ایک محیّرالعقول نشان

حضرت مولوی فضل محمد صاحبؓ آف ہرسیاں، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی تھے۔ یہاں اس محیر العقول اور عظیم نشان کا تذکرہ کرنا مقصود ہے جو خود حضرت مولوی فضل محمد صاحب آف ہرسیاں کے وجود میں ظاہر ہوا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ میں نے ایک خواب دیکھا کہ میرے گاؤں کے میدان میں حضور مجھے بغلگیر کئے ہوئے مشرق سے مغرب کو جارہے ہیں۔ اس وقت حضور نے مجھے تین بچوں کی بشارت دی۔ جن میں سے ایک کا نام عبدالغنی بتلایا اور فرمایا کہ تمہاری عمر ۴۵ سال ہوگی۔ جب میری آنکھ کھلی تو اس خواب سے ایک فکر سی دامنگیر ہوگئی۔

میری عادت تھی کہ جمعہ قادیان میں آکر پڑھا کرتا تھا اور کبھی کبھی رات کو بھی یہیں ٹھہر جاتا تھا۔ حضور ان دنوں مغرب کی نماز کے بعد مسجد کے اوپر کے حصے میں دیر تک تشریف فرما رہتے۔ میں نے اس وقت حضور کی خدمت میں یہ خواب پیش کیا اور عرض کی حضور اس خواب سے مجھے تو ایک فکر لگ گئی ہے۔ حضور نے سن کر فرمایا کہ کیا فکر؟۔ میں نے عرض کی حضور میری عمر اس وقت ۲۸ یا ۳۰ برس کی ہے اور حضور نے خواب میں میری عمر ۴۵ سال فرمائی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ "نہیں فکر کی کوئی بات نہیں، اللہ تعالیٰ قادر ہے وہ دگنی بھی کردیا کرتا ہے"۔

مجھے یقین ہے کہ حضور نے یہ تعبیر کرتے ہوئے میرے لئے ضرور دعا فرمائی ہوگی جو خدا تعالیٰ نے قبول فرمائی اور حضور کے الفاظ پورے ہوئے۔ الحمدللہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس قدر عمر عطا فرمائی ہے کہ میں نے حضور کے زمانہ کے بعد خلافت اولیٰ کا زمانہ دیکھا اور پھر خلافت ثانیہ کا وقت دیکھ رہا ہوں اور ان برکات اور افضال الٰہی کا مشاہدہ کر رہا ہوں جو اس وقت خلافت ثانیہ کے ساتھ جماعت پر نازل ہو رہی ہیں۔ یہ فعلی ثبوت ہے جو حضور کے منہ سے نکلے ہوئے لفظوں کو خدا تعالیٰ نے پورا کردیا"۔

حضرت مولوی صاحب کا یہ بیان الحکم قادیان مورخہ ۲۱/جنوری ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا۔ اگرچہ لمبی عمر پانے کی پیشگوئی اس وقت عملاً منصۂ شہود پر آچکی تھی مگر خدائے قادر و توانا کا قادرانہ تصرف ملاحظہ ہو کہ آپ اس بیان کے بعد قریباً اکیس برس مزید بقید حیات رہے اور ۷/نومبر ۱۹۵۶ء کو ٹھیک نوّے سال کی عمر میں انتقال کیا۔

اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

(روزنامہ الفضل ۲۹/مئی ۱۹۹۹ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اردو کلاس (منعقدہ ۹/جون ۱۹۹۹ء) میں اس ایمان افروز واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولوی فضل محمد صاحبؓ کے خاندان کے پھیلاؤ کا مختصراً ذکر فرمایا اور فرمایا کہ آپ کے خاندان کی تفصیلات الفضل میں شائع کردی جائیں۔ چنانچہ آپ ہی کے نواسے مکرم محمد اسلم خالد صاحب نے اس سلسلہ میں جو معلومات مہیا کی ہیں وہ ان کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہیں۔

☆......☆......☆

حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ ہرسیاں والوں نے دو شادیاں کیں جن سے ۱۲ بچے پیدا ہوئے یعنی ۶ بیٹے اور ۶ بیٹیاں انمیں سے اب خدا کے فضل سے ۲ بیٹے اور ۲ بیٹیاں زندہ ہیں۔

دونوں بیویوں سے ہونے والی اولاد کی الگ الگ تفصیل حسب ذیل ہے۔

☆ پہلی بیوی مکرمہ محترمہ حضرت برکت بی بی صاحبہؓ ہیں جن کے بطن سے ۵ بیٹے اور ۵ بیٹیاں ہوئیں۔

(۱) مکرمہ رحیم بی بی صاحبہؓ اہلیہ ماسٹر عطاء محمد صاحبؓ سابق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ ہیں۔ انکے ہاں 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں ہوئیں۔ جنمیں سے ایک مکرم نسیم سیفی صاحب مبلغ سلسلہ و ایڈیٹر الفضل ہوئے۔ مکرم سیفی صاحب کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ ظفر اقبال صاحب اور محمد اقبال صاحب پاکستان میں بینکوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اسی طرح انور اقبال صاحب اور اظہر اقبال صاحب انگلستان سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد پاکستان میں شعبہ تعلیم سے وابستہ ہیں۔ بیٹی بشریٰ اہلیہ سلیمان طاہر صاحب کراچی میں ہیں۔

دوسرے بیٹے مکرم فیض محمد صاحب صادق لندن میں مقیم ہیں۔ آپ لاہور ہائی کورٹ سے سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ سے ریٹائر ہو کر وکالت کرتے رہے۔ تقریباً چار سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دفتر پرائیوٹ سیکرٹری قادیان میں کارکن کی حیثیت سے خدمات کی توفیق پائی۔ آپ کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں ایک کے سوا باقی لندن میں مقیم ہیں۔

مکرمہ رحیم بی بی صاحبہ کی دو بیٹیوں میں ایک مکرمہ امتہ الرحمان مرحومہ کے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہوئیں۔ بیٹا جمیل احمد صاحب لندن میں مقیم ہیں۔ دوسری بیٹی امتہ الحفیظ شوکت صاحبہ مرحومہ اہلیہ سلطان احمد صاحب طاہر مرحوم کراچی ہیں۔ انکے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔

(۲) مکرمہ کریم بی بی صاحبہ اپنی شادی کے تھوڑے ہی عرصہ بعد وفات پاگئیں اولاد ہوئی مگر وہ بھی وفات پاگئی۔

(۳) مکرم عبدالرحمٰن صاحب نے بچپن ہی کی عمر میں وفات پائی۔

(۴) حضرت مولنا ابو البشارت عبدالغفور صاحبؓ مبلغ سلسلہ ان کے ہاں چار لڑکے اور آٹھ لڑکیاں ہوئیں جو خدا کے فضل سے سب زندہ موجود ہیں۔ بیٹے مکرم بشارت احمد صاحب، سعادت احمد صاحب، ہدایت احمد صاحب، سعادت احمد صاحب اور عبد السمیع صاحب امریکہ میں مقیم ہیں۔ سبھی کے بچے امریکہ میں زیر تعلیم ہیں۔

بیٹیوں میں رحمت بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب جنکے چھ بیٹے اور ایک بیٹی کراچی میں مقیم ہیں۔ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ مولانا امام الدین صاحب مرحوم سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا ہیں انکا ایک بیٹا اور چار بیٹیاں ہیں بیٹا ڈاکٹر صلاح الدین صاحب امریکہ میں سیکرٹری ضیافت اور ناظم لنگر خانہ ہیں۔ امتہ الہادی صاحبہ اہلیہ چوہدری رشید الدین صاحب سابق نگران حلقہ کراچی ہیں ان کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں ایک بیٹا ڈاکٹر نصیر الدین صاحب آسٹریلیا میں ڈاکٹر ہیں قبل ازیں نصرت جہاں کے تحت افریقہ میں خدمات بجالاتے رہے۔

ممتاز عطاء اللہ صاحبہ اہلیہ عطاء اللہ صاحب بنگوی مرحوم کراچی میں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات کی توفیق پاتی رہی ہیں۔ انکی دو بیٹیاں ہیں ایک بیٹی آسٹریلیا میں مقیم ہیں۔ امتہ السمیع شہناز صاحبہ اہلیہ نصیر احمد صاحب طارق مرحوم ہیں لجنہ اماء اللہ کی عہدہ دار رہیں انکے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ ۷۔ مبارکہ آفتاب صاحبہ اہلیہ ابرار احمد صاحب کے چار بیٹے ہیں انکے ایک بیٹے شیراز ہارون صاحب نے کراچی یونیورسٹی سے ایم ایس سی میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ امتہ الکریم صاحبہ اہلیہ ملک محمد اکرم صاحب مبلغ سلسلہ مانچسٹر یو۔ کے میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ کشور احسان صاحبہ اہلیہ احسان الٰہی انجم صاحب آف امریکہ جنکی تین بیٹیاں ہیں۔

(۵) مکرم عبدا لرحیم صاحب درویش قادیان۔ انکی اولاد میں 3 لڑکے اور 5 لڑکیاں ہیں جو خدا کے فضل سے سب زندہ ہیں۔ بیٹے مکرم عبد المجید نیاز صاحب کے دو بیٹے۔ تین بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹا بشارت احمد صاحب حافظ قرآن ہیں۔ مکرم عبدالباسط شاہد صاحب مبلغ سلسلہ ہیں۔ انکے دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ رشید احمد جرمنی میں سیکرٹری تبلیغ فلڈا ہیں، آصف محمود باسط صاحب ایک ابھرتے ہوئے شاعر ہیں جن کا کلام جماعتی رسائل میں چھپتا رہتا ہے۔ مبشرہ صاحبہ کوونٹری انگلستان میں صدر لجنہ اور مدثرہ عباسی وانڈزورتھ جماعت میں سیکرٹری تعلیم ہیں نیز ایم ٹی اے میں خدمت کی توفیق پارہی ہیں۔ بیٹی نیّرہ عباسی جرمنی میں مقیم ہیں۔ تیسرے بیٹے عبدالسلام طاہر صاحب حیدر آباد سندھ پاکستان میں مقیم ہیں جن کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں انکا بیٹا عطاء القدوس اپنے حلقہ میں قائد خدام الاحمدیہ ہے۔

مکرم عبد الرحیم صاحب کی بیٹیوں میں مکرمہ امتہ اللطیف خورشید صاحبہ اہلیہ مکرم خورشید احمد صاحب کینڈا، سابق مدیرہ مصباح و سیکرٹری اشاعت مرکزیہ رہیں شامل ہیں۔ آپکے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں جن میں لئیق احمد صاحب اور زاہد صاحب کینیڈا میں مقیم ہیں۔ بیٹیوں میں نصرت جہاں صاحبہ پاکستان آرمی میڈیکل کور میں کرنل ہیں۔ مکرمہ امتہ الرشید صاحبہ اہلیہ صادق محمد صاحب کے دو بیٹے پانچ بیٹیاں ہیں ایک بیٹا آرمی میں ڈاکٹر اور دو بیٹیاں مبلغین سے بیاہی گئیں۔ مکرمہ امتہ الحمید صاحبہ اہلیہ عبدالسلام صاحب ظافر (واقف زندگی) آپکے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ نفیس احمد حامد نیورو سرجن فیصل آباد پاکستان اور خالد رشید امریکہ میں جماعتی خدمات میں پیش پیش ہیں۔ مکرمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ اہلیہ قریشی ناصر احمد صاحب کراچی جماعت میں شعبہ اشاعت سے منسلک ہیں۔ جماتی رسائل میں آپکا کلام چھپتا رہتا ہے۔ انکے دو بیٹے تین بیٹیاں ہیں۔ بیٹا منصور احمد امریکہ میں ڈاکٹر ہیں ایک بیٹی امتہ المصور اہلیہ زاہد خورشید صاحب کینڈا میں ڈاکٹر ہیں۔ امتہ الصبور اہلیہ عمر احمد صاحب لندن میں مقیم ہیں۔ مکرمہ امتہ الشکور صاحبہ اہلیہ محمد ارشد صاحب لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سابقہ عاملہ ممبر ہیں۔ آجکل کینڈا میں مقیم ہیں۔ انکے تین بیٹے تین بیٹیاں ہیں۔ محمد اکبر صاحب اور مبارک احمد صاحب حافظ قرآن ہیں۔ ایک بیٹا مظفر احمد صاحب جامعہ احمدیہ میں استاد ہیں انکے مضامین اخبار و رسائل میں چھپتے رہتے ہیں۔

(۶) مکرمہ احمد بی بی صاحبہ چھوٹی عمر میں شادی سے قبل وفات پاگئیں جو موصیہ تھیں۔

(۷) مکرم مولوی صالح محمد صاحب مرحوم ان کو اللہ تعالیٰ نے آٹھ بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ دو کے سوا باقی سب بفضل تعالیٰ زندہ ہیں۔ بیٹے مکرم صادق محمد صاحب کئی سال نصرت جہاں کے تحت سیرالیون میں پڑھاتے رہے انکے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں ایک بیٹا ڈاکٹر ساجد پاکستان آرمی میں ہے دو بیٹیاں مبلغین سے بیاہی گئیں۔ ایک بیٹی امتہ النصیر صاحبہ اہلیہ طارق اسلام صاحب مبلغ کینیڈا کی بیگم ہیں دوسری امتہ الودود صاحبہ اہلیہ ظہیر احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ مکرم مبارک احمد صاحب کا نارتھ لنڈن جماعت سے تعلق ہے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ پر کئی سال شعبہ ٹرانسپورٹ میں بڑی تندہی سے ڈیوٹی دینے کی توفیق پاتے رہے۔ ۱۳/ اگست ۱۹۹۹ء کو کینسر کے عارضہ سے وفات ہوئی۔ انکے دو بیٹے لندن میں اور ایک بیٹی جرمنی مین مقیم ہیں۔ مکرم شریف احمد صاحب اسلام آباد پاکستان میں مقیم ہیں جو مختلف جماعتی خدمات

THOMPSON & CO SOLICITORS
We are pleased to announce that
we have moved to our
new premises
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Contact
Anas Khan-Solicitor
Tel: 020 8333 0921+ 020 8488 2156 +
020 8767 5005 - Fax: 020 8871 9398

سرانجام دیتے ہیں۔ مکرم لطیف احمد صاحب اسلام آباد پاکستان میں محکمہ CDA میں اعلیٰ عہدہ پر فائز رہے۔ انکے دو بیٹے ہیں اور ایک بیٹی ہے۔ مکرم سعید احمد صاحب اعلیٰ سرکاری عہدہ سے حال ہی میں ریٹائر ہوئے۔ آپکے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ مکرم نسیم احمد سیفی صاحب ریٹائرڈ کرنل راولپنڈی میں مقیم ہیں آپکا ایک بیٹا ہے جو پاکستان آرمی میں کیپٹن ہے۔ مکرم رفیق احمد صالح صاحب اسلام آباد میں اعلیٰ سرکاری عہدہ پر فائز ہیں ان کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

مکرم مولوی صالح محمد صاحب کی بیٹیوں میں مکرمہ طیبہ مسعود صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب اسلام آباد میں مقیم ہیں انکے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں ایک بیٹا مشہود احمد امریکن آئل کمپنی میں اعلیٰ عہدہ پر ملازم ہے۔ مکرمہ ڈاکٹر نفیسہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر نصراللہ چیمہ صاحب برمنگھم انگلستان میں مقیم ہیں۔ ۲۔ مکرمہ شاہدہ محمود صاحبہ اہلیہ قریشی محمود احمد صاحب مرحوم انکے دو بیٹے ہیں ایک بیٹا منظور اقبال قریشی صاحب امریکہ میں زیر تعلیم ہیں۔

(۸) مکرمہ صالحہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ ماسٹر غلام محمد صاحب مرحوم۔ انکی اولاد تین لڑکوں اور ایک لڑکی پر مشتمل ہے۔ چوہدری سمیع اللہ صاحب شفاء میڈیکو لاہور۔ انکی ایک بیٹی ہے۔

فاروق احمد صاحب لاہور انکے پانچ بیٹے ہیں۔ امریکہ اور پاکستان میں مقیم ہیں ایک بیٹی عمرانہ صاحبہ اہلیہ شمیم احمد صاحب کینیڈا میں مقیم ہیں۔ مکرمہ صالحہ فاطمہ صاحبہ کی بیٹی قانتہ سلمٰی اہلیہ ریٹائرڈ میجر اختر صاحب لاہور میں مقیم ہیں۔

(۹) مکرم محمد عبداللہ صاحب خدا کے فضل سے ربوہ میں رہائش پذیر ہیں ان کی اولاد میں پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں۔ مکرم محمد اشرف صاحب کراچی میں کاروبار کرتے ہیں۔ ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ بیٹیوں میں مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ رشید احمد صاحب، مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ، امتہ القیوم صاحبہ اہلیہ رفیق احمد صاحب، مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مجاہد صاحب پاکستان میں آباد ہیں۔ بچوں کی تفصیل کا علم نہیں ہو سکا۔

(۱۰) مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد حسن صاحب (جو لمبا عرصہ سے لنگر خانہ یو کے اور الفضل انٹرنیشنل کی ٹیم میں رضاکارانہ خدمات کی توفیق پا رہے ہیں) لندن میں مقیم ہیں ان کے ہاں دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئیں۔ ان کے بیٹے محمد اسلم خالد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن میں اعزازی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ انکی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔

مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ کی بیٹیوں میں ا۔ مکرمہ سیّدہ شمیم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالمجید صاحب جرمنی میں مقیم ہیں۔ انکے دو بیٹے عبدالوحید اور سلیم احمد صاحب جرمنی میں مختلف جماعتی عہدوں پر کام کی توفیق پاتے رہے۔ دو بیٹیاں پاکستان میں ہیں۔ مکرمہ صفیہ بشیر صاحبہ اہلیہ بشیر الدین صاحب سامی لنڈن۔ انکے تین بیٹے دو بیٹیاں ہیں سبھی لندن میں مقیم ہیں۔ ایک بیٹی لبنٰی مقصود اہلیہ گوہر مقصود صاحب نائبہ سیکرٹری تربیت یو۔کے۔ خدمات کی توفیق پا رہی ہیں۔ بلال احمد صاحب سٹن جماعت میں سیکرٹری مال اور عکاشہ بدر صاحب نائب قائد نیو مالڈن جماعت ہیں۔ امتہ العزیز منظور صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب انکا ایک بیٹا لاہور میں زیر تعلیم ہے اور ایک بیٹی شارجہ میں بیاہی گئیں۔ بشریٰ رفیق صاحبہ مرحومہ اہلیہ رفیق احمد صاحب صالح انکی دو بیٹیاں اور دو بیٹے اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ کی دوسری اہلیہ صوباں بیگم صاحبہ کے بطن سے جو اولاد ہوئی وہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہیں۔

(۱) مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد شریف صاحب سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ حال نیویارک امریکہ ہیں۔ انکی اولاد پانچ لڑکوں اور تین لڑکیوں پر مشتمل ہے۔ ظریف احمد صاحب کے ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں ہیں سبھی امریکہ میں زیر تعلیم ہیں۔ لطیف احمد صاحب طاہر کے ایک بیٹا اور تین بیٹیاں ہیں۔ مکرم نعیم احمد صاحب سیکرٹری ضیافت امریکہ ہیں۔ انکے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔ مکرم وسیم احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ برازیل۔ انکے دو بیٹے ایک بیٹی۔ ڈاکٹر کریم احمد شریف انکی دو بیٹیاں ہیں۔ مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ کی دو بیٹیاں ہیں ایک صفیہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ بشیر احمد صاحب ربوہ انکے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں۔ دوسری بیٹی مکرمہ عائشہ صدیقہ حمید صاحب اہلیہ عبدالسلام حمید صاحب نیویارک ہیں۔ اپنے حلقہ میں سیکرٹری صنعت و تجارت ہیں۔ انکے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

ساری اولاد ہی بفضل تعالیٰ دینی دنیاوی نعمتوں سے مالامال ہے۔

مکرم (۲) عبدالحمید صاحب (شاھین سویٹ) نیویارک امریکہ میں آباد ہیں اور انکی اولاد چار لڑکوں اور ایک لڑکی پر مشتمل ہے سبھی امریکہ میں آباد ہیں۔ بیٹے عبدالسلام حمید صاحب کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے سبھی جماعتی کاموں میں پیش پیش ہیں۔ عبدالمومن صاحب کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ طاہر احمد صاحب سابق قائد نیویارک ہیں۔ طارق احمد صاحب جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں انکا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہیں۔ مکرم حمید صاحب کی بیٹی ناہید خالد صاحبہ اہلیہ خالد احمد صاحب کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے جو زیر تعلیم ہیں۔

الغرض حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ کا خاندان دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلا ہوا ہے اور کئی صد افراد پر مشتمل ہے۔ یہاں خاندان کے پورے افراد کا ذکر تو ممکن نہیں البتہ جو معلوم ہو سکے تحریر کر دیئے ہیں۔ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعا و توجہ کی برکت ہے کہ۔

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا

سائنس کارنر

(مرتبہ: ھدایت زمانی لندن)

چوزے کے شوربے سے زکام کا علاج

پرانی کہاوتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ زکام لگ جائے تو چوزے کی یخنی پینی چاہئے۔ اس سے زکام سے جلد آرام آجاتا ہے۔ اب سائنٹفک طور پر یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ چوزے کا شوربہ دیگر دوائیوں کی نسبت ناک میں سے خارج ہونے والی رطوبت کو جلد آرام دیتا ہے۔

تل ابیب یونیورسٹی کے محققین نے زکام کو دور کرنے کے لئے کئی تجربات کئے اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ کس شے سے ناک کی رطوبت جلد خارج ہو کر ناک کو صاف کر دیتی ہے۔ مثلاً انہوں نے پانی کی بھاپ نتھنوں میں سے گزار کر وقت نوٹ کیا کہ کتنی جلدی ناک صاحب ہو جاتا ہے۔ ان کے تجربے کے مطابق اگر چوزے کے شوربے کو آہستہ آہستہ گھونٹ لے کر پیا جائے اور اس کی بھاپ نتھنوں میں لی جائے تو ناک کی رطوبت بہنے کی رفتار میں ۲٫۳ ملی میٹر فی منٹ کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ اضافہ کیونکر ہوتا ہے ابھی سائنس دان اس کی تہہ تک نہیں پہنچ پائے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ بھاپ اور چوزے کے ذرات ہوں۔ تاہم ضروری بات یہ ہے کہ زکام کے علاج کے لئے پیالے سے منہ لگا کر گھونٹ در گھونٹ شوربہ اس طرح پیا جائے کہ بھاپ نتھنوں میں جائے۔ کیونکہ اگر پینے کے لئے Straw استعمال کیا جائے تو زکام کو فرق نہیں پڑتا۔

☆......☆......☆

کمپیوٹر کی مدد سے ہارٹ اٹیک کے خطرہ کا پتہ لگائیے

زمانہ حال کی سائنسی ایجادات میں سے ایک یہ ہے کہ اب ہم کمپیوٹر کی مدد سے ہارٹ اٹیک ہونے سے پہلے ہی معلوم کر سکتے ہیں کہ کسی شخص کو دل کے عارضے کا امکان ہے یا نہیں۔

فی زمانہ بھی تقریباً ۵ فیصد مریض ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو سینے میں درد ہوا، ہسپتال والوں نے ای۔سی۔جی کیا۔ نتیجہ سے دل میں کوئی خرابی محسوس نہ ہوئی۔ چنانچہ مریض کو ہسپتال سے فارغ کر کے گھر بھجوا دیا۔ مگر جلد ہی وہ مریض ہارٹ اٹیک ہونے کی وجہ سے اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہارٹ اٹیک کے خطرہ کو محسوس کرنے کے لئے ای۔سی۔جی کوئی یقینی ٹسٹ نہیں۔

بالٹی مور میں واقع جان ہاپکنز یونیورسٹی کے ریسرچ سکالر نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ ای۔سی۔جی ٹسٹ پورے دل کی کیفیت سے آگاہ کرتا ہے اور دل کے کسی خاص حصے میں Muscles کی تبدیلی کو رجسٹر نہیں کرتا۔ اس لئے وہ ہارٹ اٹیک کے خطرہ سے آگاہ نہیں کر سکتا۔

اس صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے سائنسدانوں نے دل کا ایک کمپیوٹر ماڈل تیار کیا ہے جو دل کے متاثرہ حصے کی کارکردگی کو واضح کر کے مریض کو ممکنہ خطرے سے خبردار کر دیتا ہے۔ اور اس طرح مریض کو دوائیاں دے کر یا انجیو پلاسٹی یا پھر بائی پاس سرجری کر کے دل کو دوبارہ تندرست حالت میں لایا جا سکتا ہے۔

☆......☆......☆

پلاسٹک کے بنے ہوئے بموں کا سراغ لگانے کے لئے لیزر کا استعمال

حال ہی میں لیڈز یونیورسٹی انگلستان کے ایک پروفیسر Michael Steer نے دو ملین کے پراجیکٹ پر کام کرتے ہوئے لیزر ٹیکنالوجی کی مدد سے پلاسٹک سے بنے ہوئے آتشیں اسلحہ اور بموں کا سراغ لگانے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔

اب تک دھاتوں کا سراغ لگانے والا آلہ Metal Detector استعمال کر کے آتشیں اسلحہ اور بموں کا سراغ لگایا جاتا تھا اور ایکسرے کی مدد سے اس کی ہیئت کا پتہ لگایا جاتا تھا مگر اب اصولی طور پر High Frequency لیزر کی مدد سے کسی بھی چیز کے ایٹم سے نکلنے والی کمزور ترین شعاؤں کے ذریعہ سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ بم میں کونسا میٹریل استعمال کیا گیا ہے اور چونکہ ہر میٹریل سے شعاؤں کی مقدار مختلف ہوتی ہے اس لئے یہ اندازہ کرنا کوئی مشکل امر نہیں کہ کوئی چیز کن اجزاء سے تیار ہوئی ہے۔ نیز یہ بات بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ لیزر کا استعمال ایکسرے کے استعمال سے کم نقصان دہ ہے۔

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم "امانت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ ۵۰۰ روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ ۱۲۰۰ یتامیٰ کمیٹی کے زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

بسیار خوری سے بچنے کا آزمودہ طریق

(ہومیو ڈاکٹر) نذیر احمد مظہر

بسیار خوری سے بچنا بہت مشکل ہے لیکن وہ لوگ جو عزم کر کے خود پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیتے ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے اکثر بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں ۔ ہمیں وہ وقت یاد ہے جب ہم کم خوری کے اصولوں کو لحاظ رکھے بغیر کھاتے پیتے تھے تو بہت سی جسمانی بیماریوں میں گھرے ہوئے تھے ۔ مگر اب ان پر سختی سے عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ تندرستی کی خوشیوں سے لبریز زندگی کا لطف اٹھا رہے ہیں۔

پرخوری کے نقصانات کو ہمیشہ مدنظر رکھئے

کسی ضرر رساں چیز سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم پہلے اس کے نقصانات سے خوب آگاہ ہوں اور انہیں ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ اکثر انسان کی بیماری کی وجہ پرخوری ہے ۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں تمام مشینری ساز فرموں کا دستور ہے کہ اپنی مصنوعات کے ساتھ ضروری اور مفید ہدایات دیتی ہیں۔ ایسے ہی انسان کی مشینری کے صانع (خدا تعالیٰ) نے سب سے بڑی ہدایت یہی دی کہ اس کے انجن یعنی معدہ پر کام کا زیادہ بوجھ نہ ڈالو۔ "كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا" کھاؤ اور پیو لیکن زیادتی نہ کرو۔

مصمم ارادہ کیجئے

مصمم ارادہ کیجئے اور خود سے وعدہ کیجئے کہ آپ پرخوری نہیں کریں گے ۔ اگر شروع شروع میں یہ ارادہ ٹوٹ بھی جائے تو مایوس نہ ہوں کوشش جاری رکھیں۔

کھانے کی مقدار آہستہ آہستہ کم کیجئے

"عادت فطرت ثانیہ بن جاتی ہے"۔ جو لوگ پرخوری یا کسی دوسری عادت میں گرفتار ہوتے ہیں وہ یکدفعہ اس کو نہیں چھوڑ سکتے ۔ البتہ ایک پروگرام کے تحت تدریجاً مقدار کم کر کے چھوڑ سکتے ہیں ۔ کئی مثالیں موجود ہیں کہ بعض پرخوری کے عادی افراد نے کم خوری کا عہد کیا اور یکدفعہ اپنی مقدار خوراک کافی حد تک کم کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا زبردست رد عمل ظاہر ہوا اور وہ اپنے عہد پر قائم نہ رہ سکے ۔ شروع میں ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا، پھر ہم نے آہستہ آہستہ مقدار خوراک کو کم کیا۔

اس وقت ہماری خوراک اتنی کم ہو چکی ہے کہ ہمارے اہل خانہ کو حیرت ہوتی ہے کہ اتنی کم خوراک پر ہم کیسے گزارہ کر سکتے ہیں ۔ حالانکہ موجودہ خوراک سے ہمارا جسم تندرست اور طبیعت چست رہتی ہے۔

کھانا کھانے سے تھوڑی دیر پہلے پانی پی لیجئے

کھانا کھانے سے تھوڑی دیر پہلے پاؤ ڈیڑھ پاؤ تازہ پانی پی لینے سے بھوک کی شدت کم ہو جاتی ہے یا اگر پانی کے ہمراہ حسب طبیعت میٹھا یا بغیر میٹھا ملائے ایک دو چمچ چھلکا اسبغول استعمال کر لیا جائے تو بے حد مفید ہے۔ کھانے سے پہلے زیادہ مقدار میں پانی پینا ہاضمہ کے لئے مضر ہے البتہ کھانے کے دوران دو دو چار چار گھونٹ کر کے معدے کا 1/3 حصہ پانی ضرور پینا چاہئے۔ بہت زیادہ پانی پینا خرابی ہاضمہ اور درازی شکم کا باعث بنتا ہے۔ بعض لوگ کھانا کھانے کے دوران بہت زیادہ پانی پینے کو مفید بتاتے ہیں مگر یہ غلط ہے اس کے علاوہ بعض کھانے کے دوران پانی کو بالکل منع کرتے ہیں یہ بھی درست نہیں۔ جب پانی پئیں تو صبر اور اطمینان کے ساتھ دو تین گھونٹ کر کے پئیں۔ ایک سانس میں اونٹ کی طرح غٹ غٹ کر کے پانی پینے سے حدیث شریف میں منع فرمایا گیا ہے۔

کھانے کی مطلوبہ مقدار پہلے ہی الگ کر لیجئے

جیسا کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ بھوک خوب چمکنے پر کھاؤ اور جب کھاؤ تو بھوک رکھ کر کھاؤ۔

پس آپ اندازہ کیجئے کہ آپ کے معدہ کا ایک تہائی حصہ خالی رکھنے کے لئے کھانے کی کس قدر مقدار درکار ہوگی۔ اور اسی اندازے کے مطابق کھانے کی مطلوبہ مقدار پہلے ہی الگ کر لیں۔ بہتر ہے کہ زائد کھانا پرے ہٹا دیجئے۔ اب کوشش کریں کہ اسی الگ کئے ہوئے کھانے پر اکتفا کریں لیکن اگر بھوک (تہائی معدہ خالی رکھنے سے اندازاً) زیادہ ہے تو کھانے کی کچھ مقدار اور لے لیجئے۔ لیکن یہ مقدار بھی الگ نکال کر کھائیے۔

ایسا نہ کرنے کی صورت میں بسا اوقات کھانے کی لذت میں مگن انسان حصول لذت کی تیز رفتار گاڑی کی بریک پر پاؤں رکھتے ہی پرخوری کے کئی ایک سٹیشن کراس کر جاتا ہے ۔ اس کے برعکس کھانے کی مطلوبہ مقدار الگ نکال کر کھانا گویا سپیڈ بریکر (Speed Breaker) کا کام دیتا ہے۔

مقدار خوراک کا تعین

معدہ کے خالی حصے کا تعین کرنے کے لئے آپ کو مسلسل اندازہ لگانا پڑے گا۔ کئی مرتبہ کے پریکٹیکل کے بعد اندازہ ہوگا کہ کھانے کی اتنی مقدار سے معدہ پورا بھر جاتا ہے، اتنی مقدار سے نصف اور اتنی مقدار سے دو تہائی بھر جاتا ہے۔ (اسی طرح پانی کی معینہ مقدار یعنی ۱/۳ حصہ بھی احتیاط سے پیجئے۔ اگر کم پانی پینے کی عادت ہے تو بڑھائیے اور اگر زیادہ پانی پینے کی عادت ہے تو کم کیجئے ۔ بہرحال معدے میں ۱/۳ حصہ سے پانی کم ہو نہ زیادہ)

ایک اور طریقہ یہ ہے کہ اس قدر کھائیں کہ کھانا چکھنے کے بعد آپ کی طبیعت ہلکی پھلکی اور چست رہے ۔ کھانا آپ کا بوجھ اٹھائے نہ کہ آپ کھانے کا بوجھ اٹھائیں۔ اگر اس کے برعکس صورت ہے تو آپ یقیناً پرخوری کرتے ہیں۔

مقدار خوراک کے تعین کے سلسلہ میں ایک سائنسی طریقہ بھی ہے کہ ہر انسان کو اس کی عمر، جنس، پیشہ اور حالات کے لحاظ سے مطلوبہ کیلوریز کے مطابق غذا دی جائے ۔ چونکہ یہ ایک پیچیدہ عمل ہے اور اس میں ہر کھانے کی چیز کا پہلے درجہ توانائی (Calorie Value) معلوم کر کے وزن کرنا پڑے گا لہذا عمداً اسے چھوڑ دیا گیا ہے ۔ عام فہم اور سادہ طریق یہی ہے جو بیان کیا گیا ہے۔ اس سے ہر شخص استفادہ کر سکتا ہے۔

انواع واقسام کے کھانوں کا دستر خوان

جس قدر زیادہ کھانے ہوں اسی قدر پرخوری کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ خصوصاً دعوتوں پر قسم قسم کے کھانوں کا اہتمام ہوتا ہے ۔ ایسے موقعوں پر بہتر یہی ہے کہ ایک معینہ مقدار کے مطابق کھائیں یا اپنی پسند کے کھانوں میں سے تھوڑا تھوڑا الگ نکال لیں لیکن یہ مقدار آپ کی مطلوبہ معینہ مقدار خوراک سے تجاوز نہ کرے۔

حضور پاک ﷺ کا کھانا اس قدر سادہ ہوتا تھا کہ ایک مرتبہ روٹی کے ساتھ صرف سرکہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا "یہ کتنا اچھا سالن ہے"۔ حضرت عمرؓ کو ایک مرتبہ روٹی کے ساتھ نمک اور سرکہ پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ایک چیز اٹھالیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے مطالبات تحریک جدید میں سادہ کھانے کی ہدایت فرمائی اور ایک وقت میں صرف ایک کھانے کا ارشاد فرمایا۔ اور لمبے عرصہ تک جماعت اس پر عمل پیرا رہی۔ سادہ کھانے سے صحت اچھی رہتی ہے اور خرچ کم اٹھتا ہے۔

چھوٹے چھوٹے لقمے بنائیے

دیہات اور شہر کے لقموں کے سائز میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ دیہات میں ایک چپاتی کے دو تین لقمے بنانے میں بڑا فخر سمجھا جاتا ہے جبکہ شہری لقمے نسبتاً چھوٹے ہوتے ہیں مگر چبانے کی رفتار کافی تیز ہوتی ہے۔ جس قدر لقمہ چھوٹا ہوگا، زیادہ چبایا جائے گا اور منہ کا لعاب ہاضم زیادہ سے زیادہ شامل غذا ہو کر صحت کے لئے زیادہ مفید ہوگا۔ فرض کریں کہ ایک اوسط روٹی کے اگر دو مربع انچ کے آپ دس لقمے بناتے ہیں تو نصف مربع انچ کے آپ چالیس لقمے بنا سکیں گے ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ ایک روٹی سے چالیس مرتبہ لطف اٹھائیں گے جبکہ بڑے لقموں کی صورت میں صرف دس مرتبہ۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں روایت ہے کہ "آپ روٹی کے چھوٹے چھوٹے بھورے (ٹکڑے) بنا کر تناول فرمایا کرتے تھے"۔ روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے کھانے سے پرخوری سے بچنے میں بہت مدد ملتی ہے۔

زیادہ چٹ پٹے، مرغن اور لذیذ کھانوں سے احتراز

صحت کے لئے لازم ہے کہ ہم قدرتی، سادہ اور متوازن غذا کھائیں۔ کھانوں کو چٹ پٹا، مصالحدار اور مرغن بنانے سے خصوصی اشتہا پیدا ہوتی ہے اور انسان خواہ مخواہ پرخوری کر بیٹھتا ہے۔ اور اس قسم کے کھانوں سے معدہ بری طرح متاثر ہوتا ہے۔

ایک استاد نے شاگردوں سے سوال کیا کہ کون سا کھانا سب سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے؟ ہر ایک نے اپنی پسند کا ایک کھانا بتایا مگر سب کا جواب غلط تھا۔ استاد نے بتایا کہ سب سے زیادہ لذیذ وہ کھانا (خواہ وہ کتنا ہی سادہ کیوں نہ ہو) ہوتا ہے جو حقیقی بھوک کے وقت کھایا جائے ۔ لذت زبان میں ہے نہ چٹ پٹے کھانوں میں۔ زبان میں لذت حقیقی بھوک کے وقت پیدا ہوتی ہے۔

زیادہ گرم کھانا نہ کھائیں

توے سے اتری روٹی کے ساتھ ٹھنڈا پانی پینے کا ہمارے ہاں عام رواج ہے حالانکہ اس سے معدے کے نازک حصوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس بارہ میں حضور پاک ﷺ کا طریق تھا کہ حضور تیز گرم کھانا نہیں تناول فرماتے تھے۔

بار بار کھانے پینے سے اجتناب کیجئے

آج کل پرخوری یا بسیار خوری کی ایک بدترین قسم بار بار کھانا پینا ہے۔ چائے، بوتل، لسی، سکنجبین، ملک شیک، جوس، شربت، آئس کریم، فروٹ، مٹھائی، سموسے، کیک، بسکٹ، چاکلیٹ، ٹافی، کباب، پکوڑے، دہی بڑے، چاٹ وغیرہ کا سلسلہ اکثر و بیشتر جاری رہتا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اگر دن بھر کی اناپ شناپ کی کیلوری ویلیو (Calorie Value) کا میزان کریں تو وہ بلا مبالغہ ان کھانوں کی مجموعی کیلوری ویلیو سے کہیں زیادہ ہو جاتی ہے جو غذا کی نیت سے نہیں کھائی جاتیں۔

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

بیلہ بوتیک کی پہلی سالگرہ کے موقع پر آپ کے لئے
GESCHENK 99,- & 33,-
خاص سوٹوں کی عام سی قیمت صرف محدود مدت کے لئے
Tel: 069 24279400 & 0170 2128820

محترم نواب چوہدری محمد دین صاحب

۱۰/ مارچ ۲۰۰۰ء بروز جمعة المبارك مسجد فضل لندن میں منعقدہ مجلس عرفان میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم بشیر حیات صاحب کے ایک سوال کے جواب میں مکرم نواب چوہدری محمد دین صاحب (مرحوم) کا تعارف کروایا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ اسے الفضل میں بھی شائع کر دیا جائے ۔ چنانچہ مکرم نواب چوہدری محمد دین صاحب کے تعارف پر مشتمل یہ نوٹ ہدیۂ قارئین ہے۔

(ادارہ)

محترم نواب صاحب کی پیدائش تلونڈی عنایت خان میں ۱۸۷۲ء میں ہوئی۔ ۱۸۸۰ء میں آپ کی ابتدائی تعلیم شروع ہوئی اور آپ نے پسرور اور سیالکوٹ میں تعلیم حاصل کی۔ آپ کا تعلق راجپوت باجوہ خاندان سے تھا اور آپ کے بزرگ راجہ فتح چند جی نے اسلام قبول کیا تھا جو (آئینہ اکبری کے مطابق) صوبہ پسرور کے گورنر تھے۔ اُن کی اولاد میں سے عنایت اللہ خان ہوئے جن کے نام سے قصبہ تلونڈی عنایت خان بسا۔ آگے اُن کے لڑکے دیندار صاحب کی اولاد سے جناب خان بہادر اور پھر چودھری نواب محمد دین صاحب ہوئے۔

محترم نواب صاحب نے میٹرک کرکے بطور پٹواری ملازمت شروع کر دی۔ ۱۸۹۱ء میں آپ نائب تحصیلدار ہوئے اور ۱۸۹۴ء میں آپ کو ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں آفس سپرنٹنڈنٹ بنادیا گیا۔ ۱۸۹۸ء میں آپ ڈیرہ اسماعیل خان میں تحصیلدار مقرر ہوئے اور ۱۹۰۱ء میں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بنائے گئے۔ ۱۹۰۴ء سے ۱۹۰۶ء تک دہلی میں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رہے اور آپ کی خدمات کا اعتراف خواجہ حسن نظامی نے بہت خوبی کے ساتھ کیا۔ ۱۹۱۰ء میں نواب صاحب کو والئی ریاست مالیر کوٹلہ نے حکومت سے مستعار لیا اور آپ کو مہتمم بندوبست مقرر کیا۔ آپ کے اس کام کی تعریف کرنل گیرے پولیٹیکل ایجنٹ پنجاب نے بہت کی اور ان خدمات کے صلہ میں ۱۹۱۸ء میں آپ کو خان بہادر کا خطاب دیا گیا۔ ۱۹۱۹ء میں آپ "سب ڈویژنل آفیسر" پاکپتن اور خانیوال رہے۔ ۱۹۲۲ء میں کچھ عرصہ پونچھ حکومت نے آپ کی خدمات مستعار لیں اور آپ وہاں مہتمم بندوبست اور ریونیو آفیسر کام کرتے رہے۔ اُسی سال ضلع رہتک میں ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۴ء میں آپ کو ریاست بہاولپور نے مستعار لیا لیکن وہاں کی پارٹی بازی کی وجہ سے آپ ایک سال بعد ہی واپس آگئے اور آپ کو ضلع شیخوپورہ کا ڈپٹی کمشنر لگایا گیا۔ ۱۹۲۸ء میں آپ ریٹائرڈ ہوئے تو الوداعی پارٹی میں پنجاب کے گورنر سر جفری ماؤنٹ مورنسی اور سردار بوٹا سنگھ پریذیڈنٹ پنجاب کونسل نے آپ کی بہت تعریف کی۔

اکتوبر ۱۹۳۰ء میں آپ نے کونسل آف اسٹیٹ کی ممبری کا انتخاب جیتا اور ۱۹۳۱ء میں آپ کو ریاست جے پور کا وزیر اعظم مقرر کیا گیا۔ تقریباً پانچ سال وہاں آپ مقیم رہے اور حکومت نے نواب کا خطاب دیا۔ پھر چھ سال تک ریاست جودھپور کے ریونیو منسٹر رہے۔

ایک دفعہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ کی ترقی کا راز کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ میری ماں نے مجھے تین باتوں کی نصیحت کی تھی جن پر مَیں عمل پیرا رہا ہوں: اول، والدین کی خدمت۔ دوم، صبح سویرے جاگنا۔ سوم، ہر اپنے سے بڑے اور راستہ پر ملنے والے کو سلام کہنا۔

۱۸۸۹ء میں آپ سیالکوٹ میں ہائی سکول کے طالبعلم تھے جہاں حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ مدرس تھے۔ آپ روزانہ عصر کے بعد حضرت مولوی صاحبؓ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ سے متاثر تھے لیکن بیعت کرنے میں توقف رہا جس کا آپ کو آخر تک افسوس رہا، چنانچہ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔

پندرہ جولائی ۱۹۴۹ء کو محترم نواب صاحب نے ۷۷ سال کی عمر میں وفات پائی تو حضرت مصلح موعودؓ نے نئے مرکز سلسلہ کے قیام کے سلسلہ میں کی جانے والی آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا:

"جس طرح میرے قادیان سے نکلنے کا کام کیپٹن عطاء اللہ صاحب کے ہاتھ سے سرانجام پانا تھا۔ اسی طرح ایک نئے مرکز کا قیام ایک دوسرے آدمی کے سپرد تھا جو پیچھے آیا اور کئی لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ میری مراد نواب محمد دین صاحب مرحوم سے ہے جن کی اس ہفتہ میں وفات واقع ہوئی ہے۔ مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ اُن کی وفات کی وجہ سے ربوہ میں کوئی ایسا نشان مقرر کیا جائے جس کی وجہ سے جماعت ہمیشہ اُن قربانیوں کو یاد رکھے اور اس بات کو مت بھولے کہ کس طرح ایک اسّی سالہ بوڑھے نے جو محنت اور جفاکشی کا عادی نہیں تھا، جو ڈپٹی کمشنر اور ریاست کا وزیر رہ چکا تھا، جو صاحب جائیداد اور متمول آدمی تھا۔ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۴۹ء کے شروع تک باوجود اس کے کہ اُس کی طبیعت اتنی مضمحل ہو چکی تھی کہ وہ طاقت کا کوئی کام نہیں کر سکتا تھا، اپنی محنت اور اپنے آرام کو نظرانداز کرتے ہوئے رات اور دن ایک کر دیا کہ کسی طرح جماعت کا نیا مرکز قائم ہو جائے۔ سینکڑوں دفعہ وہ افسروں سے ملے، ان سے جھگڑے کئے، لڑائیاں کیں، منتیں اور خوشامدیں کیں اور پھر مرکز کی تلاش کے لئے بھی پھرتے رہے...... ہمارے مرکز کا قائم ہونا کوئی معمولی بات نہ تھی بلکہ بڑی اہم چیز تھی۔ اگر ہمارا نیا مرکز کامیاب ہو گا اور ہمیں یقین ہے وہ کامیاب ہو گا تو یہ ایک ایسی ہی اہمیت رکھنے والی چیز ہو گی جیسے کہ دنیا کے بڑے بڑے مذہبی مرکزوں کی تعمیر اہمیت رکھتی تھی۔ مقامات مرکزی کا قیام ایک بہت بڑا کام ہوتا ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جدید مرکز کے قیام کا سہرا یقیناً نواب محمد الدین صاحب مرحوم کے سر پر ہے اور یہ عزت اور رتبہ انہی کا ہے۔ جب تک یہ جماعت قائم رہے گی، لوگ ان کے لئے دعا بھی کریں گے اور ان کی قربانی کو دیکھ کر نوجوانوں کے دلوں میں یہ جذبہ بھی پیدا ہو گا کہ وہ ان جیسا کام کریں۔ کجا ایک بوڑھا، بیمار اور کمزور آدمی اور کجا اُس کی یہ حالت کہ وہ دن کو بھی وہاں موجود ہے اور رات کو بھی وہاں موجود ہے اور رپورٹیں پیش کر رہا ہے کہ آج مَیں فلاں سے ملا تھا، آج فلاں سے ملا تھا...... وفات سے دس دن پہلے انہوں نے مجھے لکھا کہ اب ربوہ میں تعمیر کا کام شروع ہونے والا ہے اور چونکہ یہ کام نگرانی چاہتا ہے اور میری صحت ٹھیک ہو گئی ہے اس لیے میرا ارادہ ہے کہ ربوہ چلا جاؤں اور کام میں مدد دوں۔ سینکڑوں کام دنیا میں ہوتے ہیں لیکن بہت برکت والا ہے وہ آدمی جس سے کوئی ایسا کام ہو جائے جو اپنے اندر تاریخی عظمت رکھتا ہو۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اس کام کا ان کے ہاتھ سے ہونا اُن کی کسی بہت بڑی نیکی کی وجہ سے تھا اور مَیں کہہ سکتا ہوں کہ وہ پیچھے آئے مگر آگے گزر گئے۔ جب تک یہ مرکز قائم رہے گا اُن کا نام بطور یادگار دنیا میں لیا جائے گا۔ یہ ضروری نہیں کہ قادیان کے واپس مل جانے پر اس مرکز کی اہمیت کم ہو جائے گی۔ اوّل تو ہمیں ایک ہی وقت میں کئی مرکزوں کی ضرورت ہے، دوسرے یہ مرکز ایک پیشگوئی کے تحت قائم کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے اس کو خاص امتیاز حاصل ہے کہ ربوہ کے نام کے ساتھ نواب محمد دین صاحب کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا"۔

بقیہ: بسیار خوری سے بچنے کا طریقہ

ایک صاحب جو معدے کی تکلیف کے شاکی تھے مگر ساتھ کم خوری کے دعویدار بھی، کہنے لگے میں نے کل شام صرف 1/4 چپاتی کھائی تھی اس کے باوجود معدے میں بوجھ ہے۔ پوچھا: کیا کچھ اور تو نہیں کھایا تھا؟ چند لمحے غور کرنے کے بعد کہنے لگے ہاں کھانے سے تھوڑی دیر پہلے ٹھنڈے تربوز کی دو پلیٹیں کھائی تھیں...... سالن کس قدر تھا؟...... میری پسند کی سبزی تھی کوئی دو پلیٹ سالن!...... کوئی اور چیز؟ ۔ مزید کچھ سوچ کر .... کھایا تو کچھ نہیں ایک پیپسی پی تھی کھانا کھانے کے تقریباً ایک گھنٹہ بعد ...... پھر سونے سے تھوڑی دیر پہلے پاؤ ڈیڑھ پاؤ چینی ملا ٹھنڈا دودھ پیا تھا......"۔

قارئین کرام یہ ہے چوتھائی چپاتی یا کم خوری کی اصل حقیقت۔

اب ایک اور دلچسپ واقعہ فاقہ کشی کا سنئے۔

ایک صاحب ایک پر تکلف لنچ پر مدعو تھے۔ خوب سیر ہو کر کھایا۔ شام کو بیگم نے پوچھا کھانا کھائیں گے ؟ جواب ملا نہیں! معدہ کی اصلاح کی خاطر آج فاقہ کروں گا۔ مگر ان کا فاقہ ایک پیپسی، نصف سیر خوب بالائی اور چینی ملے دودھ اور نصف پلیٹ سالن پر مشتمل تھا۔ گویا ان کے نزدیک روٹی چاول کے علاوہ دیگر تمام اشیائے خورونوش فاقہ کشی کی فہرست میں شمار ہوتی ہیں۔

عموماً ہمارے ہاں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تھوڑا بہت کھا پی لینے سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ چائے کی پیالی یا بوتل ہی تو ہے کون سی ثقیل غذا ہے جو جلد ہضم نہ ہو گی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ان چیزوں کی کیلوری ویلیو (Calorie Value) بہت زیادہ ہے۔ اگر بلاضرورت صرف سادہ پانی (جو صفر کیلوری ہے) ہی پیا جائے تو یہ بھی ہاضمہ کے لئے مضر اور پیٹ کو بڑھاتا ہے۔ لیکن جب مذکورہ بالا چیزوں کا بار بار استعمال کیا جائے تو قطرہ قطرہ مے شود دریا، کے مطابق کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ قارئین خود ہی اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

پس آئندہ ہر اس چیز سے مجتنب رہئے جو آپ کے روزمرہ کے معمول کے کھانوں کے علاوہ آپ کے معدہ میں اس دھوکہ سے داخل ہوتی ہے کہ گویا وہ کھانا نہیں۔ بقول ڈاکٹر لوئی کوینی ہر وہ چیز جو معدہ میں داخل ہوتی ہے وہ اسے بہر حال ہضم کرنا پڑتی ہے۔ جسم کی ضرورت سے زائد خوراک معدہ پر بوجھ ہے جو اکثر بیماریاں پیدا کرتی ہے۔

اسی لئے حضور پاک ﷺ نے اناپ شناپ کھانے سے منع فرمایا ہے۔ حالانکہ اس زمانہ میں موجودہ دور کی طرح چٹ پٹی اشیاء کا وجود نہ تھا۔ نہایت سادہ غذا تھی۔ اس کے باوجود حضور پاکؐ نے یہ ارشاد فرمایا۔

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

خدا تعالیٰ نے آپ کی مالی توفیقات کو جو بڑھایا ہے کیا آپ نے ان توفیقات کے مطابق اپنی مالی قربانی کو بھی بڑھایا ہے کہ نہیں۔

نان ــــــ نان ــــــ نان

ہمارے آٹومیٹک پلانٹ پر حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق اعلیٰ اور معیاری نان تیار کئے جاتے ہیں اور پلاسٹک کی فلم میں seal کئے جاتے ہیں۔ شادی بیاہ اور فیملی پیک پر خاص رعایت۔

برطانیہ اور یورپ میں ڈسٹری بیوٹرز کی ضرورت ہے۔ فری نمونہ کے لئے رابطہ کریں

Shalimar Foods

Tel: 01420 488866 —— Fax: 01420 474999

قطرہ قطرہ۔دریا

"پانی ضائع نہ کرو خواہ تم بہتے دریا کے کنارے پر ہو"

(سید قمر سلیمان احمد)

چند سال قبل ہمارے ایک عزیز دوست انگلستان سے یہاں تشریف لائے۔ باتوں باتوں میں ان سے پوچھا کہ وہ آج کل کیا کر رہے ہیں تو فرمانے لگے کہ لندن میں ٹیمز واٹر سسٹم میں انجینئر ہیں۔ خاکسار نے عرض کی کہ کیا ربوہ کا کھاری پانی ٹیسٹ کیا جا سکتا ہے تو فوراً تیار ہو گئے۔ کہنے لگے کہ ایک گیلن کے قریب پانی بھجوا دو، ٹیسٹ ہو جائے گا۔ چنانچہ دارالضیافت سے مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نے ایک گیلن پانی پیک کیا اور لندن بھیج دیا۔

نتیجہ حیرت ناک تھا۔ مثلاً پینے کے قابل پانی میں نمکیات کی مقدار ۱۵۰۰ یونٹ ہونی چاہئے۔ ہمارے پانی میں ۱۱۷۰۰ یونٹس نکلی۔ نمکیات میں خصوصاً کلورائیڈ اور سلفیٹ زیادہ ہیں جو پینے کے قابل پانی میں علی الترتیب ۴۰۰۔ اور ۲۵۰ یونٹس ہونے چاہئیں جبکہ یہاں ۲۴۰۰۔ اور ۲۷۰۰ یونٹس ہیں۔ دیگر نمکیات بھی خاصے ہیں۔

اسی دوران پانی کے بارہ میں بعض مضامین پڑھنے کا اتفاق ہوا تو اندازہ ہوا کہ ہم جس پانی کو ایک بہت معمولی چیز خیال کرتے ہیں وہ دراصل کتنی اہم ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے کہ "ہم نے زندگی کو پانی سے پیدا کیا" اور پھر یہ وعید کہ "اگر ہم تمہارا پانی لے جائیں تو کون ہے جو اس کو واپس لا سکے"۔ ایسے حقیقی اور سچے ارشاد ہیں کہ انسان ان سے ذرا بھی ادھر ادھر نہیں ہو سکتا۔

پانی ہائیڈروجن اور آکسیجن کا ایک عجیب مرکب ہے اور یہ ایک ایسی شے ہے جو اپنی تینوں حالتوں یعنی ٹھوس، مائع اور گیس کی صورت میں کرۂ ارض پر موجود ہے اور مائع حالت میں اس کا وجود زندگی کی بقاء کے لئے ضروری ہے۔ سطح زمین کے ۳/۴ حصہ پر پانی اور ۱/۴ حصہ پر خشکی ہے۔ سمندروں کی شکل میں موجود یہ پانی نہایت کھاری ہے مگر جب یہ بخارات بن کر اڑتا ہے تو نمک نیچے ہی چھوڑ جاتا ہے اور خالص پانی فضا میں بادلوں کی شکل اختیار کر کے واپس زمین پر برستا ہے جس سے پھر ندی، نالوں اور دریاؤں کے ذریعہ سے یہ سمندر میں جا ملتا ہے اور یہ چکر اربوں سالوں سے یوں ہی چل رہا ہے۔

اس وقت زمین میں موجود پانی کی کیفیت یہ ہے کہ سمندروں میں 97% پانی ہے جبکہ 2% برف اور گلیشئرز کی صورت میں ہے اور ایک فیصد تازہ پانی کی صورت میں ہے جس پر ہماری زندگی کا انحصار ہے۔ لیکن یہ ایک فیصد پانی ہمہ وقت پیچھے بیان کئے گئے چکر میں چلتا رہتا ہے اور پینے کے لئے دستیاب رہتا ہے۔

ایک حدیث میں رسول کریمؐ نے جب ایک صحابی کو وضو کرتے ہوئے پانی کا ضرورت سے زیادہ استعمال کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: "پانی ضائع نہ کرو خواہ چلتے ہوئے دریا کے کنارہ پر ہو"۔

(مسند احمد بن حنبل)

یہ ایک ایسی عظیم الشان بات ہے جو آج سے چودہ سو سال قبل کسی عام آدمی کے ذہن میں بھی نہیں آ سکتی تھی۔ مگر آج ہم اس ہدایت پر عمل نہ کرنے کے نتیجہ میں ایک بہت بڑے خطرہ سے دوچار ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اگر بروقت نوع انسان نے احتیاطی تدابیر اختیار نہ کیں تو پھر اس تباہی سے بچنا شاید مشکل ہو جائے۔

بعض لوگ تو یہاں تک کہنے لگے ہیں کہ آئندہ جنگ تیل کے لئے نہیں بلکہ پانی کے لئے لڑی جائے گی۔ امریکہ میں ایک تحقیق کے مطابق ہر شخص اوسطاً 100 گیلن پانی روزانہ استعمال کرتا ہے۔ اس طرح 25 ارب گیلن پانی روزانہ گھروں کے لئے درکار ہے۔ زراعت کے لئے 137 ارب گیلن روزانہ اس کے علاوہ ہے۔ پھر پانی سے بجلی پیدا کی جاتی ہے مگر پن بجلی کے علاوہ دیگر ذرائع مثلاً ایٹمی بجلی گھر یا کوئلوں وغیرہ کے بجلی گھروں کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے بھی تقریباً 131 ارب گیلن پانی روزانہ درکار ہوتا ہے۔ چنانچہ وہاں بعض ایسے علاقوں میں اب پانی کا ضیاع روکنے کے لئے قوانین بنائے گئے ہیں جہاں پانی کمیاب ہے۔ مثلاً Tucson شہر میں اگر کوئی شہری پانی ضائع کرتا ہوا پکڑا جائے تو اسے 100 ڈالر تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ اب ایسے فلش بن رہے ہیں جو کم پانی استعمال کریں گے اور ایسے باغ تیار ہو رہے ہیں جن میں ایسے پودے لگائے جائیں گے جو زیادہ پانی کی بجائے کم پانی پر گزارہ کر سکیں۔

پانی ایک غیر معمولی محلل ہے۔ ہر چیز اس میں حل ہو جاتی ہے اسی لئے صفائی وغیرہ کے لئے اسے استعمال کیا جاتا ہے مگر اس کی یہی خوبی مشکلات کا باعث بھی بن رہی ہے کیونکہ ہر چیز اس میں حل ہو کر موجود رہتی ہے اسلئے جراثیم وغیرہ بہت سی بیماریاں اسی سے پھیلتی ہیں۔ موجودہ ترقی یافتہ دور میں صنعتوں کے فضلات، کیمیکلز، زراعت میں استعمال ہونے والی زہریلی ادویات وغیرہ تیل اور دیگر اشیاء اس میں حل ہونے کے بعد پینے کے پانی میں اور جھیلوں اور دریاؤں وغیرہ میں شامل ہو جاتی ہیں جس سے نظام حیات پر بہت منفی اثر پڑتا ہے۔ اس صورت کو بہتر بنانے کے لئے اب گندے پانی میں بعض ایسے جراثیم پودے اور مچھلیاں پالی جا رہی ہیں جو گندگی کھا کر پانی کو پینے کے قابل بنا دیتی ہیں۔

مشرق وسطی میں جہاں بارش کم ہوتی ہے مزید مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے خوراک کا حصول زراعت پر دباؤ کا باعث ہے اور اس کے لئے پانی درکار ہے۔ اردن اور اسرائیل پر اس سلسلہ میں بہت دباؤ ہے۔ ترکی نے دریائے فرات پر اتاترک ڈیم بنا دیا ہے جس سے فرات کے نچلے حصے کے ممالک شام اور عراق شدید مشکل میں آ گئے ہیں۔ اس وقت مختلف ممالک میں پانی کی موجودگی کی جو صورت حال ہے اس کا اندازہ اس طرح کریں کہ امریکہ میں ہر شہری کے لئے سالانہ دس ہزار مکعب میٹرز پانی دستیاب ہے جو عراق میں ساڑھے پانچ ہزار، ترکی میں چار ہزار، شام میں ۲۸۰۰۔ اور مصر میں ۱۱۰۰، اسرائیل میں ۴۶۰ اور اردن میں ۲۶۰ مکعب میٹرز تک رہ جاتا ہے۔

اس وقت دنیا میں کوئی قانون ایسا نہیں جو دریا کے اوپر والے حصے کے ممالک کو پابند کر سکے کہ وہ نچلے ممالک کا پانی نہیں روک سکتے۔ ترکی کے اتاترک ڈیم کی تکمیل کے بعد دریائے فرات کا ۶۰ فیصد پانی کم ہو جائے گا جس سے شام اور عراق بہت مشکلات میں پھنس سکتے ہیں۔ اسرائیل نے جولان کی پہاڑیوں پر قبضہ کر کے شام کے پانی کا خاصہ حصہ اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ اسی طرح اردن بھی دریائے اردن کی ایک چھوٹی سی شاخ یرموک پر گزارہ کر رہا ہے کیونکہ اسرائیل نے گلیلی جھیل سے پانی حاصل کرنا شروع کر دیا ہے۔

دریائے نیل کا علاقہ بھی مشکل میں گھرا ہوا ہے۔ اس دریا سے مصر، سوڈان، ایتھوپیا، زائرے، روانڈا، برونڈی، تنزانیہ، یوگنڈا اور کینیا جیسے ممالک فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اب ایتھوپیا نے اس پر ڈیم بنانے کی تیاری مکمل کر لی ہے جس سے مصر میں مشکل پیدا ہو سکتی ہے۔

افریقہ میں صحرائے اعظم کے جنوبی علاقہ میں پانی کم ہو رہا ہے۔ آبادی میں اضافہ کی وجہ سے زراعت کی بے سوچے سمجھے منصوبہ بندی ایک خطرناک کھیل ہے۔ یہاں بہت سے کنوئیں کھودے گئے اور پانی زراعت کے لئے استعمال ہونا شروع ہو گیا ہے۔ مگر زیر زمین پانی کی سطح تو بارشوں سے منسلک ہے۔ اگر بارش ہی کم ہوتی ہو تو زیر زمین پانی کتنی دیر تک دباؤ برداشت کر سکتا ہے۔ چنانچہ آہستہ آہستہ کنوؤں کا پانی کم ہوتا چلا گیا۔ کنوئیں خشک ہو گئے۔ فصلیں برباد ہو گئیں اور آباد علاقے ریت کے ٹیلوں کی زد میں آ گئے۔ اس صورت حال کی وجہ سے اندازہ کیا گیا ہے کہ ہر سال دنیا بھر کے ۲۵ ہزار مربع میل علاقہ سے روئیدگی ختم ہوتی جا رہی ہے۔

بلوچستان (پاکستان) میں بھی یہی مسئلہ ہے۔ اس علاقہ میں پانی کم ہو رہا ہے اور بے سوچے سمجھے ٹیوب ویلز لگانے کی وجہ سے زیر زمین پانی جب نکلنا شروع ہوا تو آہستہ آہستہ اس کی سطح نیچے جا رہی ہے۔ بعض جگہوں پر ٹیوب ویلز کام کرنا چھوڑ گئے ہیں اور یہ ایک خطرناک صورت حال کی طرف اشارہ ہے۔

اب تحقیقات مختلف پہلوؤں سے ہو رہی ہیں۔ مثلاً کہا جا رہا ہے کہ صحراؤں میں بجائے گائے، بکری پالنے کے اونٹ پالنے چاہئیں جو کم پانی پر بھی گزارہ کر لیتے ہیں اور جن کی غذا زمین کی سطح پر موجود روئیدگی نہیں بلکہ درختوں کے پتے ہوتے ہیں۔ اس طرح نیچے سے پھوٹنے والی روئیدگی کی بڑھوتری ہوتی رہتی ہے۔ اس طرح کم پانی والے علاقوں میں ایک ایکڑ کی بجائے نصف ایکڑ کاشت کر کے تمام ایکڑ کا پانی اس نصف ایکڑ کو مہیا کرنے سے فصلوں کی اوسط بہتر بنائی جا سکتی ہے۔

تازہ پانی کے لئے کویت نے سمندر سے پانی صاف کرنے کے لئے پلانٹس لگائے ہیں مگر ان کے اخراجات ۲ ڈالرز فی مکعب میٹر تک ہیں۔ سعودی عرب میں ایسے بائیس پلانٹس ہیں مگر وہاں بھی غلط منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ زیر زمین پانی سے گندم اگائی جا رہی ہے اور اس وقت سعودی عرب گندم برآمد کرنے میں نویں نمبر پر ہے۔ مگر اس طرح پانی کا جو ذخیرہ ختم ہو رہا ہے اندازہ لگایا گیا ہے کہ سو سال کے بعد مکمل طور پر ختم ہو جائے گا۔

نوع انسانی کو اس مشکل سے بچانے کے لئے ضرورت ہے کہ اس حدیث کو ہمیشہ مدنظر رکھا جائے جس میں آنحضورؐ نے فرمایا کہ پانی ضائع نہ کرو خواہ دریا کے کنارے بیٹھے ہو۔

گزشتہ ایک خطبہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا تھا کہ نہاتے ہوئے جس طرح حضور پانی کو ضائع ہونے سے بچاتے ہیں اگر تمام لندن کے رہائشی اس طریق پر عمل کریں تو لندن میں پانی کا مسئلہ حل ہو جائے۔

چنانچہ اس صورت حال سے بچنے کی یہی سبیل ہے کہ ہم پانی کو ایک بہت معمولی چیز سمجھتے ہوئے ضائع نہ کریں بلکہ حتی المقدور اسے سنبھالنے کی کوشش کریں تا آئندہ آنے والی نسلیں مشکلات کا شکار نہ ہو جائیں۔ ورنہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر یہی صورت حال برقرار رہی تو بعض شہروں سے ایک ہزار کلومیٹرز دور تک پانی کا نام و نشان نہ رہے گا۔

پانی کم ہو رہا ہے

پیرس (اے۔ ایف۔ پی)۔ موجودہ دور میں جبکہ پانی انسانی زندگی کی بنیاد بن چکا ہے۔ ترقی پذیر ملکوں میں اس نعمت میں کمی ہو رہی ہے اور آبادی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس سے ماحول بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ پانی کی قلت کے مسئلے پر ۲۱/مارچ کو ہالینڈ کے شہر ہیگ میں ورلڈ واٹر فورم کی کانفرنس ہو رہی ہے جس میں مختلف ملکوں کے مابین دریائی پانی کی مقدار کی ملکیت پر جھگڑے طے کرنے پر زور دیا جائے گا۔ دنیا بھر میں ۲۱۴ دریا ایسے ہیں جو دو یا دو سے زیادہ ملکوں میں بہتے ہیں۔ ربع صدی بعد دنیا کی آبادی میں تین ارب اضافہ ہو جائے گا اور کم از کم ۲۰ فیصد مزید پانی کی ضرورت ہو گی لیکن کہا جا سکتا ہے کہ اگلی جنگ پانی کی ملکیت کے مسئلے پر ہو گی۔

(نوائے وقت ۷/مارچ ۲۰۰۰ء صفحہ ۱۲)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

محترم مولوی محمد الدین صاحب

محترم مولوی محمد الدین صاحب ابن ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب اُس پہلی صف کے مجاہدین میں شامل تھے جنہوں نے ۱۹۳۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی اس تحریک پر لبیک کہا کہ احباب تین سال کیلئے اپنے خرچ پر نظام جماعت کے تحت دعوت الی اللہ کریں۔ آپ کا مختصر ذکر خیر روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۵ر جون ۹۹ء میں مکرم مولوی منیرالدین احمد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

آپ کے لئے البانیہ کا ملک تجویز کیا گیا چنانچہ آپ ۳۶ء میں لٹریچر لے کر البانیہ کے دارالحکومت ترانہ پہنچے اور دعوت الی اللہ کا آغاز کیا۔ یہاں آپ نے تین ماہ تک ایک ہوٹل میں قیام کیا اور ایک خاندان کو حلقہ بگوش احمدیت کیا اور بہت سے افراد کو جماعت سے متعارف کروایا۔ جب کچھ مخالفت پیدا ہوگئی تو آپ (بلغراد) یوگوسلاویہ تشریف لے گئے۔ جب آپ نے حضورؓ کی خدمت میں اطلاع دی تو حضورؓ نے ارشاد فرمایا کہ البانیہ اور یوگوسلاویہ کے سرحدی علاقہ میں تبلیغ کریں۔

بلغراد میں مولوی صاحب کے ذریعے تین نفوس احمدیت میں داخل ہوئے۔ آپ نے "کشتی نوح" اور "پیغام صلح" کا ترجمہ کرکے شائع بھی کیا اور اس کی قیمت مقرر کرنے کے بجائے کہا کہ لینے والا جو چاہے ادا کرے اور بے شک مفت بھی لے جائے۔ تاہم کسی نے بغیر قیمت نہ لیں۔ اس سے اس قدر رقم جمع ہوگئی کہ آپ نے ایک احمدی دوست شریف دوتسا صاحب کے مشورہ سے کسی کے ساتھ چائے کی دکان میں شراکت کرلی۔ اب آپ اکثر یہاں اپنے ملاقاتیوں کو بلاتے، تواضع بھی کرتے اور تبلیغ بھی کرتے۔ شریف دوتسا صاحب بلغراد میونسپل کمیٹی کے رُکن تھے اور ان کا بھائی فوج میں لیفٹیننٹ تھا۔

مولوی صاحب نے بلغراد میں خوب تبلیغ کی اور جلد ہی آپ بہت معروف ہوگئے۔ جب یہاں بھی مخالفت شروع ہوگئی تو آپ نے یہ جگہ بھی چھوڑ دینے کا پروگرام بنایا۔ خیال تھا کہ شراکت دار سے کچھ رقم مل جائے گی لیکن وہ اپنی دکان فروخت کرکے کہیں چلا گیا۔ چنانچہ آپ نے اپنے اوور کوٹ کے علاوہ تمام اشیاء فروخت کردیں اور کسی ذریعہ سے یونان پہنچ گئے۔ وہاں بحری جہاز میں ایک کم قیمت ٹکٹ خرید کر اٹلی چلے گئے۔ یہاں مبلغ احمدیت مکرم ملک محمد شریف صاحب موجود تھے۔ جب اُن سے ملاقات ہوئی تو سفر کی کوفت دور ہوگئی۔ کچھ عرصہ بعد مکرم شریف دوتسا صاحب نے روم آکر آپ کو کچھ رقم پہنچائی جو انہوں نے آپ کے شراکت دار سے وصول کی تھی۔ اس پر مولوی صاحب نے حج کا ارادہ کرلیا تو اُسی سال حکومت اٹلی نے حاجیوں کیلئے یہ سہولت پہنچائی کہ انہیں بلاکرایہ مکہ مکرمہ پہنچایا جائے چنانچہ آپ حج سے تین ماہ قبل حجاز پہنچ گئے اور مکہ میں ایک معمولی مکان کرایہ پر لے لیا۔ ماہ رمضان اور اعتکاف کے ایام مسجد حرام میں گزارے۔ ایام حج میں شاہ سعود کی ہندوستانیوں کے ساتھ ملاقات میں ترجمانی کے فرائض ادا کئے تو شاہ نے آپ کو ایک جبہ عطا کیا۔ حج کے ایام کے بعد آپ نے باقاعدہ تبلیغی گفتگو شروع کردی۔ ساتھ ہی تکالیف بھی اٹھائیں۔ چنانچہ آپ واپس قادیان تشریف لے آئے۔ شادی کی، اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا کیا جس کا نام حضورؓ نے جمال الدین رکھا۔

۱۶ر نومبر ۴۲ء کو مولوی صاحب کو جماعت نے افریقہ کیلئے بھجوایا تو آپ بمبئی سے جس اٹالین جہاز "ٹلاوا" پر سوار ہوئے اُسے ۲۱ر نومبر کو ایک جرمن آبدوز نے تارپیڈو سے حملہ کرکے غرق کردیا۔ بہت تھوڑے مسافر بچائے جاسکے لیکن آپ کا کچھ پتہ نہ چلا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ۲۷ر دسمبر ۴۴ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ کی دعوت الی اللہ کی مساعی پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا کہ مولوی محمد الدین صاحب اگرچہ انگریزی علوم سے ناواقف تھے اور ان کو تجربہ بھی نہ تھا مگر یورپ میں ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔

....

سر آئزک نیوٹن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ر فروری ۹۹ء میں فرمایا: "(الیگزنڈر) پوپ شاعر نے ایک ایسی بات کہی ہے، ایک سائنسدان کے متعلق جس کے متعلق میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جب سے دنیا بنی ہے کسی سائنسدان کو اتنا عظیم خراج تحسین پیش نہیں کیا گیا ...... اس کو غالباً کہا گیا کہ نیوٹن کی شان کے مطابق کوئی ایسا شعر کہو جو اس کے کتبے پر لکھا جائے ......اس نے اس کی خاطر لکھا...... قانونِ قدرت اور قانونِ قدرت کے رازرات کے اندھیرے میں لپٹے ہوئے تھے یعنی لاعلمی کے اندھیرے میں پڑے ہوئے تھے ...... خدا نے فرمایا Let Newton Be نیوٹن ہو جا اور روشنی پھیل گئی۔ اتنا عظیم الشان مقولہ ہے کہ آج تک کسی سائنسدان کو دنیا کے پردے پر ایسا عظیم خراج تحسین پیش نہیں کیا گیا ہوگا۔ اور واقعۃً سچا ہے کیونکہ دنیا کے بڑے بڑے عظیم الشان سائنسدان روشنی سے اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں یعنی خدا سے دُور چلے جاتے ہیں۔ نیوٹن وہ سائنسدان ہے جس نے اندھیروں سے خود بھی روشنی کی طرف سفر کیا اور روشنی کو پالیا۔ اس لئے اگر دنیا کے تمام سائنسدانوں میں کسی کو حقیقتاً ولی اللہ کہا جاسکتا ہے تو یہ نیوٹن تھا"۔

حضور نے مزید فرمایا: "حضرت مسیح موعودؑ نے جو ہمیں علم کلام عطا کیا یوں معلوم ہوتا ہے کہ اسکا فیض گزشتہ میں سفر کرکے نیوٹن کو پہنچا ہے"۔

مزید فرمایا کہ "یہ آئزک نیوٹن ہے جس کے متعلق مَیں نے عرض کیا کہ جب سے دنیا میں علمی انقلابات آئے ہیں، ایسا انقلاب کسی سائنسدان کے ذریعے نہیں آیا جس میں دنیاوی علوم کی روشنی بھی پھیل گئی ہو اور روحانی علوم کی روشنی بھی پھیل گئی ہو، ایک نیوٹن تھا"۔

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۸ر جون ۹۹ء میں مائیکل ہارٹ کے ایک انگریزی مضمون کا اردو ترجمہ مکرم عاصم بٹ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ اسی طرح ماہنامہ "خالد" جون ۹۹ء میں نیوٹن کے بارہ میں ایک مضمون مکرم راجہ برہان احمد صاحب طالع کے قلم سے شائع ہوا ہے۔ ان دونوں مضامین سے خلاصہ ذیل میں پیش کیا جارہا ہے۔

عظیم سائنسدان گلیلیو کا انتقال ۱۶۴۲ء میں ہوا اور جولین کیلنڈر کے مطابق اِسی سال کرسمس کے روز "وولز تھورپ" (انگلستان) کے مقام پر آئزک نیوٹن پیدا ہوئے۔ موجودہ گریگیرین کیلنڈر میں یہ تاریخ ۴ر جنوری ۱۶۴۳ء بنتی ہے۔ آپکے والد آپکی پیدائش سے پہلے ہی وفات پاچکے تھے۔ آپکی پیدائش Premature تھی۔ جب آپکی عمر دو سال ہوئی تو آپ کی والدہ نے دوسری شادی کرلی اور نیوٹن کو دادی کے ساتھ رہنے کیلئے بھیج دیا۔ بارہ سال کی عمر میں آپ کو سکول میں داخل کروایا گیا۔ نیوٹن بچپن ہی سے ذہین تھے لیکن درسی تعلیم میں دلچسپی نہیں تھی۔ جب آپ سولہ برس کے ہوئے تو آپ کی والدہ دوبارہ بیوہ ہوگئیں چنانچہ انہوں نے آپکو سکول سے اٹھاکر زراعتی کاموں پر لگادیا۔ لیکن سائنس میں دلچسپی کی وجہ سے آپ کا ذہن زمینوں کی طرف مائل نہ ہوسکا اور ۱۸ر سال کی عمر میں کیمبرج یونیورسٹی کے ٹرنٹی کالج میں داخل ہوئے، ۱۶۶۵ء میں گریجوئیشن کی اور صرف ۲۶ر سال کی عمر میں آپ کیمبرج یونیورسٹی میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ ۶۸ء میں آپ نے ماسٹرز ڈگری حاصل کی۔

اُس زمانہ میں آپ کا حلیہ یوں تھا: چھوٹا قد، پیشانی کشادہ، چہرہ نمایاں، ناک لمبی، آنکھیں بھوری اور چمکدار، سر کے بال فیشن کے مطابق کندھوں پر گرے ہوئے، عمر تیس سال سے کم مگر بال پھر بھی سفید، طور طریق میں باحیا، کم گو اور درویش منش، مسکراہٹ ہر دلعزیز۔

ہرچند کہ دوربین کی ایجاد کے بعد گلیلیو اور کوپرنیکس نے قدیم علوم کی کئی غلط فہمیاں دور کردی تھیں لیکن قوانین کا کوئی مجموعہ وضع نہیں کیا جاسکا تھا۔ نیوٹن نے روشنی کی ہیئت سے متعلق گرانقدر تجربات کئے اور انعطاف اور انعکاس کے قوانین دریافت کرنے کے ساتھ ساتھ معلوم کیا کہ سفید روشنی دراصل قوس قزح کے رنگوں کا مجموعہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے ۱۶۶۸ء میں روشنی منعکس کرنے والی پہلی دوربین کا نقشہ اور ڈھانچہ تیار کیا اور صرف انتیس برس کی عمر میں اپنی شاندار دریافتوں کو برٹش رائل سوسائٹی کے سامنے پیش کردیا۔

نیوٹن نے علم الاحصاء (Calcalus) ایجاد کیا جس کے بعد جدید سائنس کی بیشتر کامیابیاں ممکن ہوسکیں۔ اسکے علاوہ نیوٹن کے قوانینِ حرکت نے بہت سے بنیادی مسائل حل کردیئے۔ کشش ثقل کا قانون بھی آپ ہی نے وضع کیا۔ ان قوانین کے نتیجہ میں سیاروں کی حرکت کے بارہ میں پیشگوئی کرنا ممکن ہوسکا۔ چنانچہ آپ کو علم فلکیات میں بھی سب سے عظیم شخصیت مانا جاتا ہے۔ علم حرکیات (Thermodynamic) اور علم صوتیات میں بھی نیوٹن نے گراں بہا اضافے کئے۔ اُس نے ریاضیات میں دوعددی کلیہ بھی دریافت کیا۔

نیوٹن تنقید سے بہت ڈرتے تھے اسی بنا پر اپنی تحقیقات کو منظر عام پر نہیں لاتے تھے۔ ۱۶۸۴ء میں ایک نوجوان ماہر فلکیات نے آپ سے ملاقات کی تو آپ کی تحقیق دیکھ کر حیران رہ گیا اور اسکی اشاعت کے لئے آپ کو مجبور کیا۔ چنانچہ تین جلدوں میں نیوٹن کے مسودات شائع ہوئے۔

۱۶۸۹ء میں نیوٹن کو کیمبرج یونیورسٹی کے لئے پارلیمینٹ رکن منتخب کرلیا گیا۔ ۱۷۰۱ء میں انہیں انگلینڈ کی ٹیکسال کا مہتمم بنادیا گیا اور ۱۷۰۳ء میں وہ رائل سوسائٹی کے صدر بن گئے۔ ۱۷۰۵ء میں آپ کو ملکہ برطانیہ نے "سر" کا خطاب دیا۔

نیوٹن نے اپنی زندگی سائنس کے لئے وقف کردی تھی اور اسی لئے شادی بھی نہیں کی۔ ۲۰ر مارچ ۱۷۲۷ء کو ۸۵ سال کی عمر میں اُن کا انتقال ہوگیا اور اُنہیں "ویسٹ منسٹر" کے گرجا میں دفنایا گیا۔ وہ پہلے سائنسدان تھے جنہیں یہ اعزاز ملا۔

نیوٹن کو مذہب سے بہت رغبت تھی جس کا ذکر حضور انور نے اپنی کتاب "Revelation, Rationality, Knowledge and Truth" میں بھی کیا ہے جو پڑھنے کے لائق ہے۔

نیوٹن کے کام کی اہمیت اور عظمت کی بدولت انہیں دنیا کا عظیم ترین سائنسدان کہا جاتا ہے۔ مشہور فرانسیسی مصنف والٹر لکھتا ہے:- "اگر دنیا کے تمام ذہین افراد کو ایک جگہ جمع کردیا جائے تو سرداری کا حقدار نیوٹن ہے"۔

سائنسدان لائبنیز (جن کے ساتھ نیوٹن کی ایک معاملہ میں تلخ کلامی بھی ہوئی تھی) نے کہا کہ آفرینشِ دنیا سے نیوٹن تک علم ریاضیات کو پیش نظر رکھا جائے تو اکیلے نیوٹن کا کام باقی تمام علم سے زیادہ ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

10/04/2000 – 16/04/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 10th April 2000

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner: Class No.61, Part 2 ®
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.292 ®
02.05	Documentary: About Sakardo Produced by MTA Pakistan
03.10	Urdu Class: Lesson No.248 ®
04.25	Learning Chinese: Lesson No.160 ®
04.55	Mulaqat With Nasirat & Young Lajna ® Rec:02.04.00
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Kudak No.12 Produced by MTA Pakistan
07.10	Dars ul Quran(1996):No.1 ®
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.292 ®
09.45	Urdu Class: Lesson No.248 ®
10.55	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Norwegian: Lesson No.59
13.10	Rencontre Avec Les Francophones(New) Rec:03.04.00
14.10	Bengali Service
15.10	Homeopathy Class: Lesson No.110
16.25	Childrens Class: Lesson No.62, Part 1 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.55	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.249
19.15	Liqaa Ma'al Arab: Session No.293
20.20	Turkish Programme: Discussion Introduction to Ahmadiyyat
20.50	Rencontre Avec Les Francophones ®
21.50	Rohani Khazaine/ Islamic Teachings: Guest: Maulana Mubashir Ahmad Ayaz
22.30	Homeopathy Class: Lesson No.110 ®
23.35	Learning Norwegian: Lesson No.59 ®

Tuesday 11th April 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Class: Lesson No.62, Part 1 ®
01.15	Liqaa Ma'al Arab: Session No.293 ®
02.15	MTA Sports: Cricket Match Commentator: Fareed Ahmad Nasir Sb
03.00	Urdu Class: Lesson No.249 ®
04.25	Learning Norwegian: Lesson No.59 ®
04.55	Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Class: Lesson No.62, Part 1 ®
07.05	Pushto Programme: F/S Rec.30.10.98 With Pushto Translation
08.10	Rohani Khazaine/ Islamic Teachings ®
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.293 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.249 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Swedish: Lesson No.44
13.00	Bengali Mulaqat (New): Rec.04.04.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
13.55	Bengali Service: Various Items
15.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.81 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.00	Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.26
17.05	German Service
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi (saw)
18.25	Urdu Class: Lesson No.250
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.294
20.35	MTA Norway:'Islami usul ki philosophy'
21.05	Bengali Mulaqat ®
22.05	Hamari Kaenat: All about Galaxies Presenter: Syed Tahir Ahmed Sahib
22.35	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.81
23.35	Learning Swedish: Lesson No.44 ®

Wednesday 12th April 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Yassernal Quran ®
00.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.294 ®
02.00	Bengali Mulaqat ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.250 ®
04.20	Learning Swedish: Lesson No.44 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.81®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Yassernal Quran ®
06.55	Swahili Programme: Muzakhra – Part 2
07.45	Dars ul Hadith: In Swahili language
08.10	Hamari Kaenat: Galaxies ®
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.294 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.250 ®
10.55	Indonesian Service
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Spanish: Lesson No.28
13.05	Atfal Mulaqat(new): Rec.05.04.00* With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Bengali Service
15.05	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.82
16.10	Children's Corner: Guldasta
16.30	Children's Corner: Ilmi and Tafrihi
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.251
19.15	Liqaa Ma'al Arab: Session No.295
20.15	MTA France: Quiz No.2
20.55	Atfal Mulaqat: ®
21.55	Durr e Sameen: 'Ameen'
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.82
23.25	Learning Spanish: Lesson No.28 ®

Thursday 13th April 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Guldasta ®
01.00	Liqaa Ma'al Arab: Session No.295 ®
02.15	Atfal Mulaqat: ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.251 ®
04.15	Learning Spanish: Lesson No.28 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.82
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Guldasta ®
07.00	Sindhi Programme: F/S Rec.20.03.99 With Sindhi Translation
08.00	Durr e Sameen ®
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.295 ®
10.00	Urdu Class: Lesson No.251 ®
10.55	Indonesian Service:
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Arabic: Lesson No.38
12.50	Liqaa Ma'al Arab(New): Rec.06.04.00
13.50	Bengali Service: F/S Rec.07.02.92 With Bangla Translation
15.05	Homeopathy Class: Lesson No.111
16.10	Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No. 27, MTA Pakistan
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars e Malfoozat
18.30	Urdu Class: Lesson No.252
19.35	Liqaa Ma'al Arab(New): ®
20.40	MTA Lifestyle: Al Maidah Produced by MTA Pakistan
21.00	Tabarukaat: Speech by Maulana Abdul Malik Sahib, J/S 1969
22.05	Quiz: History of Ahmadiyyat, No.34
22.35	Homeopathy Class: Lesson No.111 ®
23.40	Learning Arabic: Lesson No.38 ®

Friday 14th April 2000

00.05	Tilawat, News
00.45	Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.05	Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
01.35	Liqa Ma'al Arab: (new) ®
02.35	Tabarukaat ®
03.25	MTA Lifestyle: Al Maidah ®
03.45	Urdu Class: Lesson No.252 ®
04.40	Learning Arabic: Lesson No.38 ®
04.55	Homeopathy Class: Lesson No.111 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50	Children's Corner: Quran Class ®
07.10	Quiz: History of Ahmadiyyat, No.34 ®
07.45	Siraiky Programme: F/S Rec.23.04.99 With Siraiky Translation
08.35	Liqa Ma'al Arab(new): ®
09.40	MTA Variety: Bait ki Haqeekat
10.00	Urdu Class: Lesson No.252 ®.
10.55	Indonesian Service: Dars Hadith, Nazm,..
11.25	Bengali Service: Discussion, Nazm,..
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50	Nazm, Darood Shareef
13.00	Friday Sermon LIVE
14.05	Documentary: Vadi e Caghan
14.25	Majlis e Irfan(New): Rec.07.04.00
15.20	Friday Sermon ®
16.30	Children's Corner: Class No.17, Part 1 Produced by MTA Canada
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.30	Urdu Class: Lesson No. 253 Rec:06.03.97
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.296 Rec:19.06.97
20.30	MTA Belgium: Children's Class, No.28 Host: Naseer Ahmed Shahid Sahib
21.05	Documentary: Vadi e Caghan
21.35	Friday Sermon ®
22.55	Majlis e Irfan ®

Saturday 15th April 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Class No.17, Part 1 ® Produced by MTA Canada
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.296 ®
02.20	Friday Sermon ®
03.15	Urdu Class: Lesson No.253 ®
04.25	Computers for Everyone: Part 43
04.55	Majlis e Irfan ®
06.05	Tilawat, News
06.50	Children's Corner: Class No.17, Part 1 ® Produced by MTA Canada
07.35	MTA Mauritius:Les coin des enfants
08.20	Documentary: Vadi e Caghan
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.296 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.253 ®
11.00	Indonesian Service
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Danish: Lesson No.22
13.10	German Mulaqat(new):Rec.08.04.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10	Bengali Service: Various Items
15.15	Children's Class: With Huzoor (New) Rec:15.04.00
16.10	Quiz: Khutabat e Imam
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Preview
18.30	Urdu Class: Lesson No.254
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.297
20.45	Arabic Programme: Various Items
21.20	Children's Class (New): ®
22.20	MTA Variety: entertainment programme
22.55	German Mulaqat(New): ®

Sunday 16th April 2000

00.05	Tilawat, News
00.45	Quiz Khutabat e Imam
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.297 ®
02.15	Canadian Horizons:
03.15	Urdu Class: Lesson No.254 ®
04.20	Learning Danish: Lesson No.22 ®
04.55	Children's Class(new): ®
06.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News
07.10	Quiz Khutabat e Imam ®
07.35	German Mulaqat: ®
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.297 ®
10.05	Urdu Class: Lesson No.254 ®
10.55	Indonesian Service
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Chinese: Lesson No.161 With Usman Chou Sahib
13.10	Mulaqat(new):with Nasirat & Lajna Rec.09.04.00
14.10	Bengali Service
15.10	Friday Sermon ®
16.25	Childrens Class: Lesson No 62, Final Part
16.55	German Service
18.05	Tilawat
18.30	Urdu Class: Lesson No.255
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.298
20.55	Bosnian Programme: Various Items
21.20	Dars ul Quran: Lesson No.2 (1996)
22.55	Mulaqat with Nasirat &Young Lajna ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 Friday, April 7, 2000 Issue No. 14

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

مجلسِ میلادالنبیؐ اور "خشک وہابی"

ہفت روز "تنظیم اہلحدیث" لاہور (۲۵رجون تا یکم جولائی ۱۹۹۹ء) کا اداریہ:

"میلادالنبی کا موجودہ طریقہ رسول اللہ ﷺ کے چھ سو سال بعد اربل کے ایک بادشاہ نے اپنی ناموری اور شہرت کے لئے ایجاد کیا تھا۔

(تاریخ ابن خلکان جلد ۱ صفحہ ۴۳۶)

اب خود سوچ لو کہ جو کام نہ رسول اللہ ﷺ نے کیا ہو، نہ آپؐ کے خلفائے راشدینؓ نے، نہ دیگر صحابہ کرامؓ نے، نہ امامان دین نے۔ اور جو ایک دو نہیں، سو دو سو نہیں، پورے چھ سو برس کے بعد پیدا ہوا ہو، بھلا وہ کام شرعی اور دینی کیسے ہو سکتا ہے؟

بتائیے! جب اس قسم کی مجلس میلاد نہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور نہ آپؐ کے خلفاء راشدینؓ و صحابہؓ سے، بلکہ آپؐ کے چھ سو برس بعد کی پیداوار ہے تو پھر اس کے بدعت ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے؟

چنانچہ علامہ ابن الحاج اپنی کتاب مدخل میں لکھتے ہیں:

ومن جملة ما احدثوه من البدع مع اعتقادهم ان ذلك من اكثر العبادات واظهارالشعائر ما يعفل انه في شهرالربيع الاول من المولد و قداحتوىٰ ذلك على بدع و محرمات ۔(انتہی)

یعنی ربیع الاول کے مہینے میں جو جشن میلاد منایا جاتا ہے یہ بھی انہیں بدعات و محدثات میں داخل ہے جن کو لوگ عبادات اور شعائر دینی سے سمجھ کر کرتے ہیں۔ اور میلاد کی یہ ایک بدعت اپنے ساتھ بہت سی دوسری بدعتوں اور حرام کاموں کو لپیٹ لیتی ہے۔

حضرت شیخ تاج الدین فاکہانی فرماتے ہیں:

لَا اَعْلَمُ لِهٰذَا الْمَولَد اَصْلًا فِي كِتَابٍ وَّلَاسُنَّةٍ وَلَاينقَلُ عَمَلهُ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ عُلَمَاءِ الْاُمَّةِ الَّذِيْنَ هُمُ الْقُدْوَةُ فِي الدِّيْنِ الْمُتَمَسِكُوْنَ بِاٰثَارِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ بَلْ هُوَ بِدْعَةٌ اَحْدَثَهَا الْبَطَّالُوْنَ وَ شَهْرَةُ نَفْسٍ اِعْتَنٰى بِهَا الْاَكَّالُوْنَ۔(انتھے)

یعنی اس میلاد مروج کی کوئی اصل نہ قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں اور نہ ان علمائے امت سے اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے جو دینی امور میں ہمارے پیشوا ہیں جو ہر دینی کام میں اپنے متقدمین (صحابہؓ و تابعینؒ) کے نقش قدم کے پیرو تھے بلکہ یہ تو ایک ایسی بدعت ہے جس کو نفس پرستوں اور پیٹ کے بندوں نے نکالا ہے"۔

حکم و عدل مامور زمانہ حضرت مسیح موعودؑ ارشاد فرماتے ہیں:

"اس مسئلہ میں بھی افراط و تفریط سے کام لیا گیا ہے۔ بعض لوگ اپنی جہالت سے کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا تذکرہ ہی حرام ہے۔ یہ ان کی حماقت ہے۔ آنحضرت ﷺ کے تذکرہ کو حرام کہنا بڑی بے باکی ہے جبکہ **آنحضرت ﷺ کی سچی اتباع خدا تعالیٰ کا محبوب بنانے کا ذریعہ دراصل باعث ہے اور اتباع کا جوش تذکرہ سے پیدا ہوتا ہے**...... ہاں جو لوگ ذکر مولود کے وقت کھڑے ہوتے ہیں۔ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تشریف لے آئے ہیں یہ ان کی جرأت ہے۔...... آنحضرت ﷺ کو ایسی مجلسوں سے کیا تعلق اور یہ لوگ محض ایک تماشہ کے طور پر جمع ہو جاتے ہیں۔ پس اس قسم کے خیال بیہودہ ہیں۔ **جو شخص خشک وہابی بنتا ہے اور آنحضرت ﷺ کی عظمت کو دل میں جگہ نہیں دیتا وہ بے دین ہے**"۔

(فتاویٰ حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۱۱۰۔ اشاعت ۱۰/ستمبر ۱۹۳۵ء قادیان)

☆......☆......☆

پنجاب کی مذہبی درسگاہوں کا نصاب زندگی۔ دہشت گردی

"۱۹۹۷ء میں پنجاب حکومت کی ایک خصوصی رپورٹ میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ پنجاب میں دینی مدرسوں کی تعداد ۲۵۱۵ ہے جن میں سے ۷۵۰ کے بارے میں شبہ ہے کہ یہ اسلام کی بجائے اپنا مسلک پھیلا کر دہشت گردی کا سبب بن رہے ہیں۔ ۵۰۰ مدرسے حکومت کے زکوٰۃ فنڈ سے اور ۱۷۰۰ غیر ملکی امداد سے چلنے والی تنظیموں کی زیر نگرانی کام کر رہے تھے"۔

(ماہنامہ المرشد لاہور۔ جون ۱۹۹۹ء صفحہ ۱۶)

صبح اور شام کا وقت خاص طور پر برکات کے نزول کا وقت ہوتا ہے اور اس وقت فرشتوں کا پہرہ بدلتا ہے ایسے وقت کی برکات سے اپنے آپ کو محروم نہیں کرنا چاہئے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۴۵)

جماعت احمدیہ سیرالیون کی طبی خدمات۔ ایک جھلک

(رپورٹ: سید حنیف احمد)

Humanity First لندن نے دسمبر ۱۹۹۹ء میں حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت سے ان افراد کی آنکھوں کے آپریشنز کے لئے کہا جو خود اخراجات برداشت نہ کر سکتے تھے اور پیسے کی کمی کی وجہ سے بینائی جیسی نعمت سے محروم تھے۔ اس سلسلہ میں سیرالیون نیشنل ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ فرگوسن جو سیرالیونین ہیں اور اپنے کام میں ماہر ہیں نے معائنہ کیا۔ اور مختلف تاریخیں آپریشنز کے لئے دیں۔ کیونکہ بعض ادویات کا استعمال چند دن جاری رہتا ہے اور اس کے بعد آپریشن کیا جاتا ہے یہ آپریشن کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ مریضوں کو تاریخیں دی جا چکی ہیں۔ ڈاکٹر فرگوسن کے کہنے

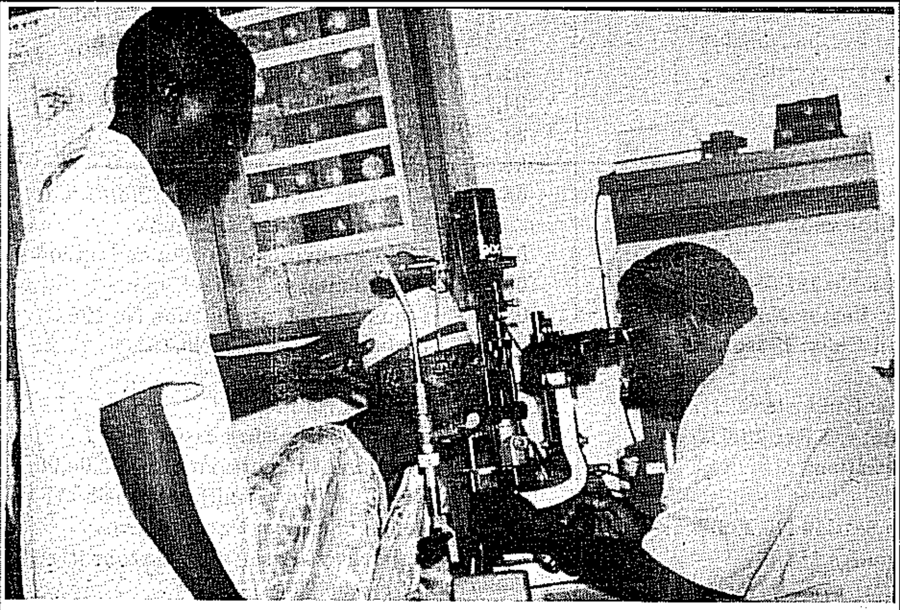

ڈاکٹر فرگوسن ایک مریض کی آنکھوں کا معائنہ کر رہے ہیں

Humanity First کے تحت آنکھوں کا عطیہ پانے والے چند مریض

اعلانات کروائے گئے۔ ایک مہینہ مسلسل اعلانات کی وجہ سے ۵۰۰ سے زائد مریض جماعت احمدیہ سیرالیون کے سنٹر میں تشریف لائے۔ ان کا معائنہ کیا گیا۔ ان میں سے ایک سو افراد ایسے تھے جن کا آپریشن ہونا ضروری تھا۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر کے مطابق یہ کام اپریل ۲۰۰۰ء تک مکمل ہو گا۔ فروری تک ۳۶ آپریشن مکمل ہو چکے ہیں۔ ایک سو مستحق مریضوں کو معائنہ کے بعد ادویات کے ذریعہ علاج کی سہولت مہیا کی گئی ہے جبکہ ساٹھ افراد کو

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔